عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۲۳ | ۱۴ تا ۲۰/ رمضان ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۹/ اکتوبر تا ۴/ نومبر ۲۰۰۴ء | شمارہ: ۲۳

ماہ صیام

رمضان اور تزکیہ باطن

روزے میں کوتاہیاں اور اُن کا تدارک

مجاہد ختم نبوت
حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ

بخاریؒ کا
گلشن اداس ہے

Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatme-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

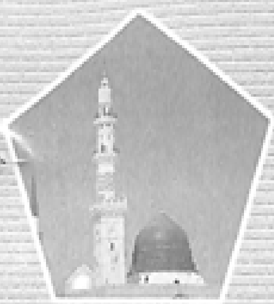

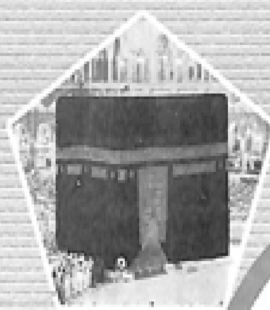

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ

آپ کے مسائل

کیا عالم ارواح کے وعدہ کی طرح آخرت میں دنیا کی باتیں بھی بھول جائیں گی؟

س:...... ایک صاحب فرماتے ہیں کہ انسان کی چار دفعہ حالت بدلے گی: (۱) دنیا میں آنے سے پہلے عالم ارواح میں اللہ سے وعدہ، (۲) عالم دنیا میں قیام، (۳) عالم قبر، (۴) عالم آخرت جنت یا دوزخ۔ مولوی صاحب! ہم کو عالم ارواح میں اپنی روح کی موجودگی کا علم اب ہوا ہے، اور جو روحوں نے اللہ سے بندگی کا وعدہ کیا اس میں ہماری روح بھی شامل تھی، لیکن ہم کو تو پتہ نہ چلا، ہمیں تو اس دنیا میں بتایا گیا کہ تم نے اللہ سے وعدہ کیا تھا، تو جس طرح عالم ارواح کا ہمیں احساس نہیں ہوا تو کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ جزا و سزا، قبر و آخرت کا ہمیں اس طرح پتہ نہ چلے جس طرح عالم ارواح میں ہمیں کچھ پتہ نہ چلا۔

ج:...... عالم ارواح کی بات تو آپ کو بھول گئی لیکن دنیا کی زندگی میں جو کچھ کیا وہ نہیں بھولے گا۔

کشف والہام اور بشارت کیا ہے:

س:...... کشف، الہام اور بشارت میں کیا فرق ہے؟

ج:...... کشف کے معنی ہیں کسی بات یا واقعہ کا کھل جانا، الہام کے معنی ہیں دل میں کسی بات کا القا ہو جانا اور بشارت کے معنی خوشخبری کے ہیں، جیسے کوئی اچھا خواب دیکھنا۔

۲:...... آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کشف والہام اور بشارت ممکن ہے۔ مگر وہ شرعاً حجت نہیں اور نہ اس کے قطعی و یقینی ہونے کا دعویٰ کیا جاسکتا ہے، نہ کسی کو اس کے ماننے کی دعوت دی جاسکتی ہے۔

کشف یا الہام ہوسکتا ہے لیکن وہ حجت نہیں:

س:...... اگر کوئی شخص یہ دعویٰ کرے کہ مجھے کشف کے ذریعہ خدا نے حکم دیا ہے کہ فلاں شخص کے پاس جاؤ اور فلاں بات کہو، ایسے شخص کے بارے میں شریعت کیا کہتی ہے؟

ج:...... غیر نبی کو کشف یا الہام ہوسکتا ہے، مگر وہ حجت نہیں، نہ اس کے ذریعہ کوئی حکم ثابت ہوسکتا ہے بلکہ اس کو شریعت کی کسوٹی پر جانچ کر دیکھا جائے گا، اگر صحیح ہو تو قبول کیا جائے گا ورنہ رد کیا جائے گا۔ یہ اس صورت میں ہے کہ وہ (مدعی کشف والہام) سنت نبوی کا متبع اور شریعت کا پابند ہو۔ اگر کوئی شخص سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف چلتا ہو تو اس کا کشف والہام کا دعویٰ شیطانی مکر ہے۔

غیر مسلم والدین اور عزیزوں سے تعلقات:

س:...... میری تمام برادری غیر مسلم ہے اور میں الحمدللہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت کے نمک خواروں میں سے ہوں، حنفی مسلک کی رو سے مستند حوالہ جات سے فرمایئے کہ میرا ان لوگوں کے ساتھ ملنا جلنا، رشتہ داری، لین دین ہونا چاہئے کہ نہیں؟ عرصہ پانچ سال سے میرا اپنے دل کی آواز سے ان لوگوں سے خاص طور پر میل ملاپ قطعاً بند ہے۔ شریعت مطہرہ کی رو سے یہ بھی بتایئے کہ میرا اپنے والد کے ساتھ عمل کیسا ہونا چاہئے کہ جن کا تعلق بھی اسی کافر طبقے سے ہے؟ وہ قطعاً میری تبلیغ کا اثر نہیں لیتے بلکہ پیٹھ پیچھے مجھے بددعائیں اور گالیاں نکالتے ہیں۔ کیا مذہبی فرق کے ناتے سے جو گالیاں یا بددعائیں مجھے پڑتی ہیں کیا ان کی بھی کوئی حیثیت ہے کہ نہیں؟

ج:...... والدین اگر غیر مسلم ہوں اور خدمت کے محتاج ہوں تو ان کی خدمت ضرور کرنی چاہئے لیکن ان سے محبت کا تعلق نہیں ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایسے عزیز و اقارب سے بھی دوستانہ و برادرانہ تعلق جائز نہیں۔ آپ کے والدین کی بددعاؤں اور گالیوں کا آپ پر کوئی اثر نہیں پڑے گا بلکہ وہ اس طرز عمل سے خود اپنے جرم میں اضافہ کرتے ہیں۔

☆☆..................☆☆

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

سرپرست اعلیٰ
حضرت خواجہ خان محمد زید مجدہٗ

سرپرست
حضرت سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم

جلد:۲۳ شمارہ:۲۳ ۱۴تا۲۰/رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ مطابق ۲۹/اکتوبر تا۴/نومبر ۲۰۰۴ء

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا اللہ وسایا

اس شمارے میں

اداریہ		4
ماہِ صیام	(مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ)	6
روزے میں کوتاہیاں اور اس کا ادراک	(مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	12
رمضان اور تزکیہ باطن	(مرسلہ حافظ محمد سعید لدھیانوی)	15
مجاہد ختم نبوت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ	(مولانا اللہ وسایا)	20
بخاریؒ کا گلشن اداس ہے	(مولانا محمد علی صدیقی)	23
تعزیتی خبریں		24

زرِ تعاون بیرونِ ملک: امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۰ ڈالر۔

یورپ، افریقہ: ۷۰ ڈالر۔ سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقِ وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۴۰ امریکی ڈالر

زرِ تعاون اندرونِ ملک: فی شمارہ: ۷ روپے۔ ششماہی: ۱۷۵ روپے۔ سالانہ: ۳۵۰ روپے

چیک۔ ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت۔ اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ کراچی پاکستان ارسال کریں

بیاد

امیرِ شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیبِ پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہدِ اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظرِ اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
شہیدِ اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
امام اہلِ سنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجلس ادارت

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر
مولانا بشیر احمد
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا منظور احمد الحسینی
مولانا سعید احمد جلال پوری
صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
سید اطہر عظیم
سرکولیشن منیجر: محمد انور رانا
ناظم مالیات: جمال عبدالناصر شاہد
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد میو ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان

لندن آفس:
35, Stockwell Green,
London, SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
Hazori Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A. Jinnah Road, Karachi.
Ph: 7780337 Fax: 7780340

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دہشت گردی کی روک تھام کے سلسلے میں حکومتی کارکردگی؟

پنڈی بھٹیاں سے ’’را‘‘ کا قادیانی ایجنٹ گرفتار

کراچی میں ایک بار پھر دو جید علمائے کرام کو علی الاعلان دن دہاڑے شہید کردیا گیا۔ حضرت مولانا حبیب اللہ مختار سے لے کر اس واقعہ تک جتنے علمائے کرام شہید ہوئے ان میں سے کسی ایک کے قاتل بھی گرفتار نہیں ہوئے۔ وقتی طور پر حکومتی ارکان اور مشینری پھرتیاں دکھاتے ہیں۔ قاتلوں کی گرفتاری کے لئے انعامی رقم کا اعلان ہوتا ہے۔ اس انعامی رقم کو ہڑپ کرنے کے لئے پہلے سے تیار شدہ ملزم کی گرفتاری ظاہر کرکے انعامی رقم ہڑپ کرلی جاتی ہے‘ گرفتار شدہ اقراری ملزم کو گرفتاری کے دنوں سے رہائی تک ماہانہ رقم ملنا شروع ہوجاتی ہے۔ کیس کی تیاری فرضی کہانی پر مشتمل ہوتی ہے۔ عملاً ملزم کو بچانے کے لئے ایسے کرنا ضروری ہوتا ہے۔ نتیجتاً ملزم بری اور پیسہ ہضم‘ معاملہ ختم۔ چوہے بلی کا یہ کھیل کھیلا جارہا ہے۔ پولیس خوف خدا سے عاری ہوگئی ہے۔ انتظامیہ کے اعلیٰ افسران سمیت سب اس کھیل میں برابر کے شریک ہیں۔ سانحہ در سانحہ نے دینی حلقہ کی کمر توڑ دی ہے۔ اب اپنے آپ کو تقدیر الٰہی کے سپرد کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہا۔

اس شمارے میں صوبہ پنجاب میں واقع پنڈی بھٹیاں کے علاقہ رسول پور تارڑ سے گرفتار ہونے والے بشر نامی قادیانی کے حوالہ سے ایس ایس پی عمران سعود کی خبر کو شائع کیا جارہا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ گرفتار شدہ قادیانی ملزم کا تعلق ’’را‘‘ سے ہے۔ ملزم کا بہنوئی جو بھارت میں رہتا ہے وہ بھی قادیانی ہے۔ ملزم کی بہن جو پاکستان سے بھارت بیاہی گئی وہ بھی قادیانی ہے۔ یہ لوگ بھارتی ایجنسی ’’را‘‘ کے ایجنٹ ہیں۔ آٹھ سال سے بھارتی ایجنسی ’’را‘‘ سے ان کے مراسم ہیں۔ آٹھ سال سے ان کے پاس اسلحہ و بارود کا ذخیرہ موجود ہے۔ اس قادیانی ملزم نے اپنا باقاعدہ گینگ بنا رکھا تھا۔ حکومت پاکستان کے ذمہ دار افسران میں سے کوئی اللہ کا بندہ حب الوطنی کے جذبہ سے اس کیس کی تفتیش کرے کہ کس طرح قادیانی اندرون ملک فسادات کرا رہے ہیں۔ فرقہ وارانہ فسادات میں سب سے زیادہ متاثر ہونے والا ضلع جھنگ ہے۔ اسی ضلع میں قادیانی جماعت کا ہیڈ کوارٹر بھی واقع ہے۔ اگر اس نہج پر تفتیش کی جائے تو اصل ملزمان تک رسائی کچھ مشکل نہیں۔

قادیان کی رکھوالی کے نام پر تین سو تیرہ درویشوں کا ہمیشہ پاکستان سے بھارت آنا جانا لگا رہتا ہے‘ لگتا ہے کہ ہماری ایجنسیاں یا ادارے اندھے ہوگئے ہیں یا اندھے بنا دیئے گئے ہیں‘ پچاس سال سے زائد قادیان و چناب نگر کے ان رضا کاروں کا آنا جانا انہیں نظر نہیں آتا‘ ملک کو خاک و خون میں لوٹا دیا گیا ہے‘ مساجد و مدارس پر تالے ڈالے جارہے ہیں‘ نمازیوں پر بم برسائے جارہے ہیں‘ یہ قطعاً شیعہ‘ سنی لڑائی نہیں‘ کون افراد استعمال ہورہے ہیں؟ ان کے پیچھے جو ہاتھ کارفرما ہے وہ بے نقاب ہونا چاہئے‘ اس کے بغیر یہ خونی ڈرامہ بند نہیں ہوگا۔ ان افراد کو گرفتار کرنا اور ان کے پیچھے کارفرما ہاتھ کو بے نقاب کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے لیکن اس نے آنکھیں بند کررکھی ہیں۔

ایجنسیاں وردی کی حفاظت پر مامور ہیں۔ اپوزیشن کی نگرانی سب سے بڑا کام رہ گیا ہے۔ پوری حکومتی مشینری ادارے‘ ایجنسیاں اس ’’نیکی‘‘ کے لئے اپنی صلاحیتوں کو داؤ پر لگائے ہوئے ہیں۔ بانسری بجائی جارہی ہے۔ ناٹک رچایا جارہا ہے‘ شب رچائی جارہی ہے۔ ان حالات میں پاکستان کا کیا ہوگا؟ مساجد و مدارس ہٹ لسٹ پر ہیں۔ صدر مملکت ہر روز نئے سورج کا آغاز ملا‘ مولوی کے خلاف بیان دے کر اپنے دل کا غبار ہلکا کرکے کرتے ہیں‘ باقی

نوکری پکی کرتے ہیں۔ ہمارے نام نہاد علماء کالی بھیڑیں اتحاد مذاہب عالم کے لئے کوشاں ہیں۔ غرض پوری قوم کے ذہنوں پر غیر ملکی ایجنڈا کی تکمیل کا بھوت سوار ہے۔ ان حالات میں کون دیکھے گا کہ علماء کیوں قتل ہو رہے ہیں؟ اللہ تعالیٰ کے ہاں دیر ہے' اندھیر نہیں۔ بادل چھٹیں گے' ماحول بدلے گا' فضا صاف ہوگی' مظلوم کی آہیں وسسکیاں رنگ لائیں گی' شہداء کے خون کی برکت سے ماحول گل گلاب کی طرح معطر ہوگا۔ مساجد و مدارس رہیں گے' فرقوں کا اتحاد رہے گا' دین اسلام کو غلبہ ہوگا' سازشی عناصر کا منہ کالا ہوگا' علماء دشمن قوتوں کی نسلوں پر آنے والا وقت لعنت و پھٹکار ڈالے گا لیکن اس وقت سوائے اس کے اور کیا کہیں: الیس منکم رجل رشید!

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ اور مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ کی شہادت محض ایک انسان کی شہادت نہیں بلکہ ایک عالم دین کی شہادت' ایک مبلغ ختم نبوت کی شہادت' ایک بے باک صحافی کی شہادت' ایک محب وطن پاکستانی کی شہادت اور لسانیت اور قومیت سے بالاتر ہو کر ایک محبتیں بانٹنے والے کی شہادت ہے۔ یہ تمام صفات ان علمائے کرام میں جمع تھیں۔

اہل کراچی' علمائے دین' مبلغین ختم نبوت' صحافی برادری اور محب وطن پاکستانی یہ سوال کرتے ہیں کہ آخر ان علمائے کرام کو کس جرم میں شہید کیا گیا؟ کیا ان کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے نہ صرف کراچی بلکہ پورے ملک میں ہر قسم کی گروہی سیاست' فرقہ واریت' لسانیت اور قومیت سے بالاتر ہو کر دین' وطن' تعلیم اور صحافت کی بے لوث خدمت کی؟ کیا ان کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے کراچی سے گلگت تک تعلیمی اداروں کے قیام کے ذریعہ اس ملک پاکستان کے شہریوں کو علم وعمل کی روشنی دکھلائی؟ کیا ان کا جرم یہ تھا کہ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کی پاسداری کے لئے کئی مرتبہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں اور بالآخر اپنی جان بھی دے دی؟ اہل پاکستان یہ سوال کرنے میں حق بجانب ہیں کہ مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ اور مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ اور ان سے قبل ڈاکٹر حبیب اللہ مختار شہید' مفتی عبدالسمیع شہید' مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید' مولانا عبداللہ شہید (خطیب جامع مسجد اسلام آباد)' مفتی نظام الدین شامزی شہید کے اصل قاتلوں کو اب تک کیوں گرفتار نہیں کیا گیا؟ ان کے قتل کے ماسٹر مائنڈ اب تک کیوں آزاد گھوم رہے ہیں؟ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو انتظامیہ میں موجود قادیانی حکام کی سرپرستی حاصل ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو لسانیت اور قومیت کا پرچار کرنے والوں کی سرپرستی حاصل ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو قادیانیوں کی سرپرستی حاصل ہے؟ کیا اس کی وجہ یہ ہے کہ ان کو فرقہ واریت کا پرچار کرنے والوں کا تعاون حاصل ہے؟

مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ اور مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ کی شہادت کے واقعہ کی ایف آئی آر احتجاجاً درج نہیں کرائی گئی۔ صوبائی اور مرکزی حکام بشمول گورنر' وزیر اعلیٰ سندھ' وزیر اعظم پاکستان کی تعزیت قبول کرنے سے احتجاجاً انکار کر دیا گیا کیونکہ ہم مگرمچھ کے آنسو نہیں چاہتے۔ حکام سے یہی کہا گیا کہ ان کی حقیقی تعزیت یہ ہے کہ وہ مفتی محمد جمیل خان شہید اور مولانا نذیر احمد تونسوی شہید اور ان سے قبل شہید ہونے والے تمام علمائے کرام کے قاتلوں اور ان کے قتل کی منصوبہ بندی کرنے والوں کو منظر عام پر لائیں اور انہیں کیفر کردار تک پہنچائیں۔

جو لوگ دہلیز پر انصاف پہنچانے کا وعدہ کرتے ہیں' ان سے آج شہداء کے لواحقین' متعلقین' علماء' صحافی' ماہرین تعلیم' اساتذہ' طلباء و طالبات انصاف مانگتے ہیں؟ ہم سوال کرتے ہیں کہ کسی عالم' ماہر تعلیم' صحافی اور محب وطن کو شہید کرنا دہشت گردی نہیں ہے؟ دہشت گردی کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے والے پہلے ان دہشت گردوں کو کیفر کردار تک پہنچائیں جو پرامن شہریوں کو اور اتحاد بین المسلمین کی دعوت دینے والوں کو شہید کر رہے ہیں۔

پاکستان کے علماء اور طلباء و طالبات عوام کی عدالت میں آ گئے ہیں' ہم اپنا معاملہ اللہ کے سپرد کرتے ہیں۔ حکومت میں شامل قادیانیو! انتظامیہ کے نااہل قادیانی افسران! اللہ کے عذاب سے ڈرو' یاد رکھو! مظلوم کی دعا براہ راست عرش الٰہی تک پہنچتی ہے۔ اللہ کی لاٹھی بے آواز ہے' شہیدوں کے خون سے جہاں چراغ جلیں گے وہاں اللہ کے غضب کی وجہ سے تمہارے آشیانے بھی سلامت نہ رہ سکیں گے۔

ماہِ صیام

نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کے ہر (نیک) عمل کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک بڑھا دیا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے کیونکہ روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں خود اس کی جزا دوں گا۔ بندہ اپنی خواہش اور اپنے کھانے پینے کو میرے لئے چھوڑتا ہے' پھر فرمایا کہ روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں: ایک افطار کے وقت اور دوسری اس وقت ہوگی جب خدا سے ملاقات کرے گا' اور روزہ دار کے منہ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ عمدہ ہے اور روزے ڈھال ہیں (جو گناہوں سے اور دوزخ سے بچاتے ہیں) جب تم میں سے کسی کا روزے کا دن ہو تو گندی باتیں نہ کرے اور شور نہ مچائے' پس اگر کوئی شخص اس سے گالی گلوچ کرنے لگے یا لڑنے لگے تو کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں (لڑنا جھگڑنا' گالی کا جواب دینا میرا کام نہیں)۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہؓ)

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب رمضان کی پہلی رات ہوتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنات جکڑ دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں' ان میں سے کوئی دروازہ رمضان ختم ہونے تک نہیں کھولا جاتا ہے' اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں' جن میں سے کوئی دروازہ (ختم رمضان تک) بند نہیں کیا جاتا اور خدا کی طرف سے ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے طلب کرنے والے! آگے بڑھ' اور اے شر کے تلاش کرنے والے! رک جا' اور بہت سے لوگوں کو اللہ تعالیٰ دوزخ سے آزاد کرتے ہیں اور ہر رات ایسا ہی ہوتا ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

اور ایک روایت میں ہے کہ جب رمضان داخل ہوتا ہے تو رحمت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں۔ (بخاری و مسلم)

مولانا عاشق الٰہی بلند شہریؒ

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایک دن خدا کی راہ میں روزہ رکھ لیا' اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے اس قدر دور کر دیں گے کہ ستر سال میں جتنی دور پہنچا جائے۔ (بخاری عن ابی سعیدؓ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں' جن میں سے ایک کا نام ریان ہے' اس سے صرف روزے دار ہی داخل ہوں گے۔ (بخاری و مسلم' عن سہلؓ ریان بمعنی سیرابی والا)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے بلا کسی شرعی رخصت اور بلا کسی مرض کے (جس میں روزہ چھوڑنا جائز ہو) رمضان کا روزہ چھوڑ دیا تو اگرچہ (بعد میں) اس کو رکھ لے تب بھی ساری عمر کے روزوں سے اس کی تلافی نہیں ہو سکتی۔ (احمد عن ابی ہریرہؓ)

فائدہ:

مطلب یہ ہے کہ رمضان کے روزوں کی فضیلت اور برتری اس قدر ہے کہ اگر رمضان کا ایک روزہ چھوڑ دیا تو عمر بھر روزے رکھنے سے بھی وہ فضیلت اور اجر اور ثواب نہ پائے گا جو رمضان میں روزہ رکھنے سے ملتا ہے' گو قضا کا ایک روزہ رکھنے سے حکم کی تعمیل ہو جائے گی۔

روزہ کی حفاظت:

فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بہت سے روزہ دار ایسے ہیں جن کے لئے (حرام کھانے یا حرام کام کرنے یا غیبت کرنے کی وجہ سے) پیاس کے علاوہ کچھ بھی نہیں' اور بہت سے تہجد گزار ایسے ہیں جن کے لئے (ریاکاری کی وجہ سے) جاگنے کے سوا کچھ نہیں۔ (دارمی عن ابی ہریرہؓ)

سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ (شیطان کی شرارت سے بچنے کے لئے) ڈھال ہے جب تک روزہ دار (جھوٹ بول کر یا غیبت وغیرہ کرکے) اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ (نسائی عن ابی عبیدہؓ)

سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ رکھ کر بری بات اور برے عمل کو نہ چھوڑا تو خدا کو اس کی کچھ حاجت نہیں ہے کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔ (بخاری عن ابی ہریرہؓ)

قیام رمضان:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان المبارک کے روزے رکھے اس کے گزشتہ گناہ معاف کردیے جائیں گے' اور جس نے ایمان کے ساتھ (اور) ثواب سمجھتے ہوئے رمضان میں قیام کیا (اور تراویح وغیرہ پڑھی) تو اس کے پچھلے گناہ معاف کردیے جائیں گے اور جس نے شب قدر میں قیام کیا ایمان کے ساتھ اور ثواب سمجھ کر اس کے اب تک کے گناہ معاف کردیے جائیں گے۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہؓ)

فخر دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روزہ اور قرآن بندہ کے لئے سفارش کریں گے' روزے کہیں گے: اے رب! ہم نے اس کو دن میں کھانے سے اور دیگر خواہشات سے روک دیا تھا لہٰذا اس کے حق میں ہماری سفارش قبول فرمائیے۔ قرآن عرض کرے گا کہ میں نے رات کو اسے سونے نہ دیا' لہٰذا اس کے حق میں میری سفارش قبول فرمائیے' چنانچہ دونوں کی سفارش قبول کرلی جائے گی۔ (بیہقی فی الشعب عن عبداللہ بن عمرؓ)

رمضان اور قرآن:

حضرت ابوہریرہؓ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں آپ کی سخاوت بہت ہی زیادہ بڑھ جاتی تھی۔ رمضان کی ہر رات میں جبریل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے اور آپ ان کو قرآن مجید سناتے تھے' جب جبریل (علیہ السلام) آپ سے ملاقات کرتے تھے تو آپ اس ہوا سے بھی زیادہ سخی ہوجاتے تھے جو بارش لے کر بھیجی جاتی ہے۔ (بخاری و مسلم)

رمضان میں سخاوت:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جب رمضان داخل ہوتا تھا تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم ہر قیدی کو چھوڑ دیتے تھے اور ہر سائل کو عطا فرماتے تھے۔ (بیہقی فی الشعب) مطلب یہ ہے کہ آپ یوں ہی کسی سائل کو محروم نہ فرماتے تھے مگر رمضان میں اس کا اہتمام مزید ہوجاتا تھا۔

روزہ افطار کرانا:

خاتم الانبیاءؐ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے روزہ دار کا روزہ کھلوایا یا مجاہد کو سامان دے دیا تو اس کو روزہ دار جیسا اجر ملے گا۔ (بیہقی فی الشعب عن زید بن خالدؓ)

اور روزہ دار کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جیسا کہ دوسری احادیث سے ثابت ہے۔

روزہ میں بھول کر کھاپی لینا:

رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص روزہ میں بھول کر کھاپی لے تو روزہ پورا کرلے کیونکہ (اس کا کچھ قصور نہیں) اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ (بخاری و مسلم عن ابی ہریرہؓ)

سحری کھانا:

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھایا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔ (بخاری و مسلم عن انس رضی اللہ عنہ)

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور اہل کتاب کے روزوں میں سحری کھانے کا فرق ہے۔ (مسلم عن عمرو بن العاصؓ)

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سحری کھانے والوں پر خدا اور اس کے فرشتے رحمت بھیجتے ہیں۔ (طبرانی عن ابن عمرؓ)

افطار:

نبی الرحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ لوگ ہمیشہ خیر پر رہیں گے' جب تک افطار میں جلدی کرتے رہیں گے' یعنی غروب آفتاب ہوتے ہی فوراً روزہ کھول لیا کریں گے۔ (بخاری و مسلم عن سہلؓ)

رحمت کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں: بندوں میں مجھے سب سے زیادہ پیارا وہ ہے جو افطار میں سب سے زیادہ جلدی کرنے والا ہے' یعنی غروب ہوتے ہی فوراً افطار کرتا ہے اور اسے اس میں جلدی کا خوب اہتمام رہتا ہے۔ (ترمذی عن ابی ہریرہؓ)

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تم روزہ کھولنے لگو تو کھجوروں سے افطار کرو' کیونکہ کھجور سراپا برکت ہے' اگر کھجور نہ ملے تو پانی سے روزہ کھول لے کیونکہ وہ (ظاہر و باطن) کو پاک کرنے والا ہے۔ (ترمذی عن سلمان بن عامرؓ)

روزہ جسم کی زکوٰۃ ہے:

خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چیز کی زکوٰۃ ہوتی ہے' اور جسم کی زکوٰۃ روزہ ہے۔ (ابن ماجہ عن ابی ہریرہؓ)

سردی میں روزہ:

سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ موسم سرما میں روزہ رکھنا مفت کا ثواب ہے۔ (ترمذی عن عامرؓ) مفت کا ثواب اس لئے فرمایا کہ اس میں پیاس نہیں لگتی اور دن جلدی سے گزرتا ہے' افسوس ہے کہ بہت سے لوگ اس پر بھی روزہ سے گریز کرتے ہیں۔

جنابت روزہ کے منافی نہیں:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ رمضان المبارک میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت جنابت صبح ہوجاتی تھی اور یہ جنابت احتلام کی

نہیں (بلکہ بیویوں کے ساتھ مباشرت کرنے کی وجہ سے ہوتی تھی) پھر آپ غسل فرما کر روزہ رکھ لیتے تھے (بخاری و مسلم) مطلب یہ کہ صبح صادق سے قبل غسل نہیں فرمایا اور روزہ کی نیت فرمائی' پھر طلوع آفتاب سے قبل غسل فرما کر نماز پڑھ لی' اس طرح سے روزہ کا کچھ حصہ حالت جنابت میں گزرا' اس لئے کہ روزہ بالکل ابتدائے صبح صادق سے شروع ہو جاتا ہے' اسی طرح اگر روزہ میں احتلام ہو جائے تو بھی روزہ فاسد نہیں ہوتا' کیونکہ جنابت روزہ کے منافی نہیں ہے' ہاں اگر عورت کے ماہواری کے دن ہوں تو روزہ نہ ہوگا' ان دنوں کی قضا بعد میں فرض ہے' یہی مسئلہ نفاس کے ایام کا ہے' نفاس وہ خون ہے جو بچہ پیدا ہونے کے بعد آتا ہے۔

روزہ میں مسواک:

حضرت عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو بحالت روزہ اتنی بار مسواک کرتے ہوئے دیکھا ہے' جس کا میں شمار نہیں کر سکتا۔ (ترمذی) مسواک تر ہو یا خشک' روزہ میں ہر وقت کر سکتے ہیں' البتہ منجن' ٹوتھ پیسٹ یا کوئلہ وغیرہ سے روزہ میں دانت صاف کرنا مکروہ ہے۔

روزہ میں سرمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ! میری آنکھ میں تکلیف ہے' کیا میں روزہ میں سرمہ لگالوں؟ فرمایا: "لگالو"۔ (ترمذی)

اگر روزہ دار کے پاس کھایا جائے:

فخر بنی آدم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تک روزہ دار کے پاس کھایا جاتا رہے اس کی ہڈیاں تسبیح پڑھتی ہیں اور اس کے لئے فرشتے استغفار کرتے ہیں۔ (بیہقی فی الشعب عن ابی ہریرہؓ)

آخر عشرہ میں عبادت کا خاص اہتمام:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے آخری دس دنوں میں جس قدر عبادت میں محنت فرماتے تھے دوسرے ایام میں اس قدر محنت نہیں فرماتے تھے۔ (مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ جب آخری عشرہ آتا تھا تو سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تہبند کس لیتے تھے (تاکہ خوب عبادت کریں) اور پوری رات عبادت کرتے تھے' اور گھر والوں کو (عبادت کے لئے) جگاتے تھے۔ (بخاری و مسلم)

شب قدر:

فرمایا رحمۃ للعالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ بلاشبہ یہ مہینہ آ چکا ہے' اس میں ایک رات ہے (شب قدر جو عبادت کی قدر و قیمت کے اعتبار سے) ہزار مہینوں سے بہتر ہے' جو اس رات سے محروم ہو گیا' کل خیر سے محروم ہو گیا' اور اس شب کی خیر سے وہی محروم ہوگا جو پورا پورا محروم ہو۔ (جسے ذوق عبادت بالکل نہیں اور جو فکر سعادت سے خالی ہے)۔ (ابن ماجہ عن انسؓ)

محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے (اعتکاف کرنے والے کے متعلق) فرمایا کہ وہ گناہوں سے بچا رہتا ہے' اور اسے وہ ثواب بھی ملتا ہے جو (اعتکاف سے باہر) تمام نیکیاں کرنے والے کو ملتا ہے۔ (ابن ماجہ عن ابن عباسؓ)

یعنی اعتکاف میں بیٹھ کر اعتکاف والا خارج مسجد جو نیکیاں کرنے سے عاجز ہے تو وہ ثواب کے اعتبار سے محروم نہیں ہے' اگر اعتکاف نہ کرتا تو مسجد سے باہر جو نیکیاں کرتا' ان کا ثواب بھی پاتا ہے۔

آخری رات میں بخشش:

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رمضان کی آخری رات میں امت محمدیہ کی مغفرت کر دی جاتی ہے' عرض کیا گیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اس سے شب قدر مراد ہے؟ فرمایا نہیں! (یہ فضیلت آخری رات کی ہے' شب قدر کی فضیلتیں اس کے علاوہ ہیں؟) بات یہ ہے کہ عمل کرنے والے کا اجر اس وقت پورا دے دیا جاتا ہے' جب کام پورا کر دیتا ہے' اور آخری شب میں عمل پورا ہو جاتا ہے' لہٰذا بخشش ہو جاتی ہے۔ (احمد عن ابی ہریرہؓ)

عید کا دن:

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب شب قدر ہوتی ہے تو جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت کے ساتھ نازل ہوتے ہیں' جو ہر اس بندۂ خدا کے لئے دعا کرتے (ہیں جو) اللہ عزوجل کا ذکر کر رہا ہو' پھر جب عید کا دن ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں کے سامنے فخر فرماتے ہیں کہ دیکھو! ان لوگوں نے ایک ماہ کے روزے رکھے اور حکم مانا' اور فرماتے ہیں کہ اے فرشتو! بتاؤ اس مزدور کی کیا جزا ہے' جس نے عمل پورا کر دیا ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے رب! اس کی جزا یہ ہے کہ اس کا بدلہ پورا دے دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں اے میرے فرشتو! میرے بندوں اور بندیوں نے میرا فریضہ پورا کر دیا جو ان پر لازم تھا اور اب دعا میں گڑگڑانے کے لئے نکلے ہیں' قسم ہے میری عزت و جلال اور کرم کی اور میرے علو و ارتفاع کی! میں ضرور ان کی دعا قبول کروں گا' پھر (بندوں کو) ارشاد باری تعالیٰ ہوتا ہے کہ میں نے تم کو بخش دیا اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا' لہٰذا اس کے بعد (عیدگاہ سے) بخشے بخشائے واپس ہوتے ہیں۔ (بیہقی فی الشعب)

رمضان کے بعد دو اہم کام:

صدقۂ فطر:

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقۂ فطر روزوں کو لغو اور گندی باتوں سے پاک کرنے کے لئے اور مساکین کی روزی کے لئے مقرر فرمایا۔(ابوداؤد شریف)

شوال کے چھ روزے:

فخر کونین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے رمضان کے روزے رکھے اور اس کے بعد چھ (نفل) روزے شوال (یعنی عید) کے مہینہ میں رکھے تو (پورے سال کے روزے رکھنے کا ثواب ہوگا' اگر ہمیشہ ایسا ہی کیا کرے گا تو) گویا اس نے ساری عمر روزے رکھے۔(مسلم عن ابی ایوبؓ)

چند مسنون دعائیں:

معاذ بن زہرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے:

"اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ." (ابوداؤد)

ترجمہ:"اے اللہ! میں نے تیرے ہی لئے روزہ رکھا اور تیرے ہی دیئے ہوئے رزق پر روزہ کھولا۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ افطار کے وقت (یعنی بعد افطار) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا پڑھتے تھے:

"ذھب الظماء وابتلت العروق وثبت الاجر انشاء اللہ." (ایضاً عن ابن عمرؓ)

ترجمہ:"پیاس چلی گئی اور رگیں تر ہوگئیں اور انشاء اللہ اجر ثابت ہوگیا۔"

افطار کی ایک اور دعا:

"اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ بِرَحْمَتِکَ الَّتِیْ وَسِعَتْ کُلَّ شَیْئٍ اَنْ تَغْفِرَلِیْ ذُنُوْبِیْ." (ابن ماجہ)

ترجمہ:"اے اللہ! میں آپ کی رحمت کے ذریعہ سوال کرتا ہوں جو ہر چیز کو سمائے ہوئے ہے کہ آپ میرے گناہ معاف فرمادیں۔"

یہ دعا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے منقول ہے۔

جب کسی کے یہاں افطار کرے تو اہل خانہ کو یہ دعا دے:

"اَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُوْنَ وَاَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلٰئِکَۃُ." (ابن ماجہ)

ترجمہ:"روزہ دار تمہارے یہاں افطار کیا کریں اور نیک لوگ تمہارا کھانا کھائیں اور فرشتے تمہارے لئے دعا کریں۔"

ایک جگہ افطار کرکے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا پڑھی تھی۔

شب قدر کی دعا:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! اگر مجھے معلوم ہوجائے کہ شب قدر کون سی ہے تو (اس رات) میں کیا دعا کروں؟

آپؐ نے فرمایا کہ یوں کہنا:

"اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ." (ترمذی)

"اے اللہ! تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند فرماتا ہے لہٰذا مجھے معاف فرمادے۔"

ماہ مبارک کو مکدر نہ کیجئے:

رمضان المبارک بڑا مبارک مہینہ ہے اس میں نیکیوں کی طرف بہت زیادہ توجہ کرنی چاہئے اور الحمدللہ! تقریباً ہر مسلمان کچھ نہ کچھ خیر کی طرف اس ماہ میں ضرور بڑھتا ہے۔اس ماہ میں نیکیوں کے کیا فضائل ہیں؟ اور خصوصیت سے کن نیکیوں کی طرف زیادہ توجہ کی ضرورت ہے؟ ان کو گزشتہ اوراق میں بیان کردیا گیا ہے' جی چاہتا ہے کہ "حسنات رمضان" کے ساتھ ساتھ مروجہ منکرات کی بھی نشاندہی کردی جائے' یعنی ان برائیوں کو بھی بتلادیا جائے جو اس مہینے میں عموماً لوگوں سے سرزد ہوتی ہیں کیونکہ شیطان ہر ممکن طریق سے نیک بندوں کی راہ میں رکاوٹ بننے کے ڈھنگ نکالتا ہے' اور منکرات کو رواج دینے میں اس طرح کامیاب ہوجاتا ہے کہ اکثر عوام ہی نہیں بلکہ بعض خواص بھی برائی کو نیکی سمجھنے لگتے ہیں اور گناہ کو ثواب سمجھ کر کرتے رہتے ہیں۔سالہا سال کے مشاہدات اور تجربات کے بعد مروجہ منکرات حیطہ تحریر میں لارہا ہوں' امید ہے کہ قارئین کرام اپنے اعمال کا بھی جائزہ لیں گے اور دیگر حضرات کو بھی ان منکرات سے بچانے کی سعی کریں گے۔

ایک بہت برا رواج یہ ہوگیا ہے کہ کمسن بچوں کو روزہ رکھا کر بچے کا فوٹو اخبارات میں شائع کراتے ہیں' اس میں دو باتیں قابل ذکر ہیں:

اول:...... یہ کہ کم سنی ہی میں بچے کے ذہن میں ریا کاری کا بیج بودیا جاتا ہے' اور بچہ کے دل میں یہ بات جم جاتی ہے کہ روزہ رکھنا ایسا کام ہے جس کا اخبار میں اشتہار دینا چاہئے اور نیکی کو اچھالنا بھی ایک ضروری کام ہے۔العیاذ باللہ! روزہ رکھنا مقصود نہیں بلکہ شہرت مقصود ہے' سب جانتے ہیں کہ ریاکاری نیکیوں کی آری ہے' اس کے ہوتے ہوئے کوئی نیکی' نیکی نہیں رہتی۔

دوم:...... تصویر کھنچوانا اور اخبارات میں

شائع کرانا یہ مستقل گناہ ہے' ریا کاری کے ساتھ تصویر کشی کے گناہ میں ملوث ہوتے ہیں۔ بچے سے ایک نیکی کرائی اور خود گناہ کبیرہ میں مبتلا ہوئے' یہ کیسی نادانی ہے؟ مسلمانوں کو اپنے ہر عمل کے بارے میں سوچنا چاہئے کہ اللہ کی رضا مطلوب ہے یا کچھ اور؟

☆......ایک رواج یہ ہے کہ افطاری کی دعوتیں دی جاتی ہیں' اور جب سے کم سن بچوں سے روزہ رکھوا کر ریا کاری کا سلسلہ چلا ہے' اس وقت سے ان دعوتوں کا رواج اور زیادہ زور پکڑ گیا ہے' دعوت و ضیافت تو اچھا کام ہے مگر اس کے ساتھ یہ مصیبت کھڑی ہوگئی ہے کہ افطار کرتے کرتے نماز مغرب بالکل چھوڑ دیتے ہیں یا جماعت ترک کر دیتے ہیں' یہ ایک عظیم خسارہ ہے' اگر دعوت نہ ہوتی تو جماعت کی نماز مسجد میں پڑھتے اور ستائیس نمازوں کا ثواب پاتے' مگر دعوت نے یہ سب ثواب ضائع کر دیا۔ کیا مزا رہا؟ جب دعوت انسانی کی وجہ سے دعوت رحمانی کی شرکت سے محرومی ہوگئی جس کی طرف ''حی علی الفلاح'' کے ذریعہ منادی ربانی نے بلایا تھا' بعض حضرات بالکل تو جماعت ترک نہیں کرتے بلکہ افطاری کے بعد بے نمازی بلکہ بے روزہ دار مہمانوں کو چھوڑ کر مسجد میں پہنچ کر ایک دو رکعت پالیتے ہیں' ان میں وہ حضرات بھی ہوتے ہیں جو دوسرے مہینوں میں صف اول اور تکبیر اولیٰ کا ناغہ نہیں ہونے دیتے' مگر رمضان جیسے مبارک ماہ میں جو ازدیاد حسنات کا مہینہ ہے صف اول اور تکبیر اولیٰ کے عظیم ثواب کو افطاری کی نذر کر دیتے ہیں' اللہ تعالیٰ سمجھ دے' اور ہاں بعض ضیافتوں میں مولوی' حافظ' قاری حضرات موجود ہوتے ہیں' یہ صاحب دعوت ہی کے گھر میں جماعت کی نماز پڑھا دیتے ہیں۔ جماعت کا ثواب تو مل جاتا ہے مگر دو باتیں اس میں بھی قابل توجہ ضرور ہیں: ایک تو وہی بات جو ابھی عرض کی گئی کہ جس ماہ میں زیادہ نیکیوں کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے' اس میں بڑی جماعت کی شرکت چھوڑ دی اور مسجد جانے پر جو ہر قدم پر نیکی لکھی جاتی ہے' اس سے محروم ہوئے۔ دوسرے یہ کہ مسجد کی جماعت چھوڑ کر گھروں میں چھوٹی چھوٹی جماعتیں کرنا شریعت کے مزاج کے خلاف ہے اور سنت نبویہ (علی صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ) کے ساتھ بالکل اس کا جوڑ نہیں بیٹھتا' ہر نیک کام کی رفعت و بلندی کا معیار سنت کے مطابق ہوتا ہے۔ تھوڑا تھوڑا ہٹنے سے آگے چل کر بہت زیادہ ہٹ جاتے ہیں' بہت سی بدعتوں نے اسی طرح رواج پایا ہے۔

شاید کوئی صاحب یہ خیال فرمائیں کہ دعوت جیسی نیکی سے روکا جا رہا ہے حالانکہ یہ سنت کا کام ہے' سنت ہونے میں کیا شک ہے' مگر نماز با جماعت مسجد میں ادا کرنا کیا سنت نہیں؟ ضرور سنت ہے اور بہت بڑی سنت ہے' اس کو ترک نہ کرو اور دعوت بھی خوب کھاؤ جس کا طریقہ یہ ہے کہ صاحب دعوت سے کھجوریں لے کر افطار کرلیں اور نماز با جماعت مسجد میں ادا کریں اور نماز سے فارغ ہو کر اچھی طرح ماحضر نوش جان فرمالیں۔

بات یہ ہے کہ شریعت کی پاسداری ملحوظ خاطر ہو تو ہر بات کا دھیان رہے' چونکہ دنیا داری کے اصول اور ادلے بدلے کے عنوان سے دعوتیں ہوتی ہیں' بلکہ الیکشن جیتنے تک کے مضمرات اس میں پوشیدہ ہوتے ہیں اور ووٹروں اور سپورٹروں کو دعوت کے ذریعہ مانوس کیا جاتا ہے اور یہ دعوتیں چیئرمینوں اور ممبروں بلکہ وزیروں اور ان کے مشیروں اور عزیزوں کو بطور رشوت کھلائی جاتی ہیں' اس لئے شریعت کے اصول کا خیال نہیں رہتا۔ خدارا ذرا غور کریں! کیا ایسی دعوتیں سنت ہیں جن پر نماز با جماعت کو قربان کیا جائے' پھر یہ بات بھی قابل ذکر ہے کہ نام تو ہے افطار پارٹی کا مگر اس میں چونکہ مندرجہ بالا اصول کے مطابق دعوت دی جاتی ہے' اس لئے اکثر بے روزہ دار بھی تشریف لا کر روزہ کھول لیتے ہیں۔ کلا بل لا یخافون الآخرۃ۔

☆......بعض مساجد میں تراویح کا ''بوجھ'' اتارنے کے لئے عشاء کی اذان وقت سے پہلے دے دیتے ہیں' حالانکہ اذان وقت ہونے کے بعد ہونی چاہئے اور مسجد سے جلد نکل کر ہوٹل میں بیٹھنے کے لئے تیز رفتار حافظ ریل کو ترجیح دیتے ہیں' خواہ حروف کٹنے کی وجہ سے ایک آیت بھی صحیح نہ ہو۔

☆......بہت سی عورتیں تراویح نہیں پڑھتی ہیں اور اس کو صرف مردوں کے کرنے کا کام سمجھا جاتا ہے' حالانکہ نماز تراویح بالغ مرد و عورت سب کے لئے سنت مؤکدہ ہے۔

☆......بعض لوگ پورے ماہ تراویح پڑھنا ضروری خیال نہیں کرتے بلکہ صرف ایک بار قرآن مجید سن لینا کافی سمجھتے ہیں' خواہ جتنے دن میں بھی ختم ہو جائے' حالانکہ تراویح رمضان کی آخری رات تک پڑھنا سنت مؤکدہ ہے اور ختم قرآن مستقل سنت ہے۔

☆......بعض مساجد میں نابالغ کے پیچھے نماز تراویح پڑھ لیتے ہیں' اور حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مسلک پر ہونے کے بھی مدعی ہیں حالانکہ حنفی مذہب میں نابالغ کی اقتداء میں فرض' سنت' نفل کچھ جائز نہیں۔

☆......ختم کے دن برقی قمقموں اور رنگ برنگ کی لمبی لمبی لائٹوں سے مساجد کی سجاوٹ کی

[redacted]

جاتی ہے اور انوار قرآنی سے منور ہونے کی فکر سے برقی روشنی کی چمک دمک میں آنکھیں خیرہ کردی جاتی ہیں اور بجلی کی دیکھ بھال کے باعث منتظمین مسجد اس رات کو نماز باجماعت بلکہ پوری یا آدھی تراویح کی شرکت سے بھی محروم ہوجاتے ہیں۔ بھلا قلوب کو منور کرنے والے انوار قرآنیہ کے سامنے اس ظاہری آرائش کی کیا ضرورت ہے؟ محققین کے نزدیک یہ سب اسراف اور فضول خرچی ہے' جس کے لئے شریعت میں وعیدیں آئی ہیں۔

☆......مشروط یا معروف طریقہ پر تراویح میں قرآن سنانے والے حفاظ کو خدمت کے نام سے رقم دی جاتی ہے' جس کا لینا دینا ناجائز ہے۔

☆......مسجد کی سجاوٹ اور مٹھائی نیز حافظ صاحب کو دینے کے لئے چندہ کیا جاتا ہے' جو بہت سے حضرات خوش دلی سے نہیں بلکہ محلّہ کے بڑے لوگوں کا منہ دیکھ کر دیتے ہیں اور وفد جانے کے دباؤ سے جیب میں ہاتھ ڈالتے ہیں' حالانکہ جب تک طیب نفس سے نہ دیا جائے اس وقت تک کسی کا ایک پیسہ لینا بھی حلال نہیں ہوتا' اگر کسی دینی ضرورت سے چندہ کرنا ہو تو صرف ضرورت سامنے رکھ دیں' پھر جس کا جی چاہے خود دے یا نہ دے۔ وفد بنا کر جانا زور ڈالنے کے لئے ہوتا ہے۔

☆......عموماً اکثر مساجد میں اعتکاف کے لئے کوئی نہیں بیٹھتا حالانکہ رمضان کے آخری عشرہ کا اعتکاف سنت مؤکدہ علی الکفایہ ہے' کوئی بھی نہ کرے گا تو سب گناہ گار ہوں گے۔ بعض جگہ اپاہج قسم کے لوگوں کو روٹی' کپڑے کا لالچ دے کر اعتکاف میں بٹھا دیتے ہیں اور یہ لوگ اکثر مسائل سے بھی واقف نہیں ہوتے اور یہ بھی پتہ نہیں ہوتا کہ اعتکاف مسجد سے باہر رہنے سے فاسد ہوجاتا ہے اور ایسے لوگوں کا اس لئے انتخاب کرتے ہیں کہ مال ودولت والے حضرات مسجد میں دس دن گزارنے کو کسر شان سمجھتے ہیں یا دنیاوی مشغولیتوں کو اللہ کے گھر میں رہنے سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں' یہ حب دنیا ہے۔

☆......شبینوں میں یا تہجد کے وقت بعض مساجد یا خانقاہوں میں نوافل کی جماعتیں ہوتی ہیں' حالانکہ غیر فرائض کی جماعت مکروہ تحریمی ہے' البتہ اگر صرف دو تین مقتدی ہوں تو گنجائش ہے' لہٰذا نوافل باجماعت نہ پڑھیں' اگر شبینہ کرنا ہو تو تراویح میں پڑھیں بشرطیکہ سب توجہ سے سنیں' قرآن کی طرف سے بے التفاتی نہ ہو اور ضعیفوں کی رعایت بھی ضروری ہے۔ ان کے لئے چھوٹی سورتوں سے پہلے تراویح پڑھا دیں۔ وباللہ التوفیق۔

☆☆..............☆☆

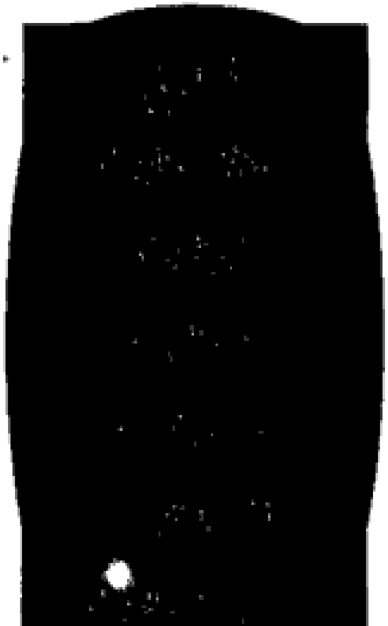

مساجد کے لئے خاص رعایت

جبار کارپٹس

پتہ:

این آر ایونیو' نزد حیدری پوسٹ آفس بلاک "جی" "برکات حیدری" ناظم آباد

فون: 6646888-6647655 فیکس: 0921-21-5671503

E-mail :jabbarcarpet@cyber.net.pk

روزے میں کوتاہیاں اور اُن کا تدارک

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

روزے میں کوتاہیاں:

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی قدس سرہ نے ''اصلاح انقلاب'' میں تفصیل سے ان کوتاہیوں کا بھی ذکر فرمایا ہے جو روزے کے بارے میں کی جاتی ہیں۔ اس کتاب کا مطالعہ کرکے ان تمام کوتاہیوں کی اصلاح کرنی چاہئے۔ یہاں بھی اس کے ایک دو اقتباس نقل کئے جاتے ہیں۔ راقم الحروف کے سامنے مولانا عبدالباری ندویؒ کی کتاب ''جامع المجددین'' ہے۔ ذیل کے اقتباسات اسی سے منتخب کئے گئے ہیں:

''بہت سے لوگ بلا کسی قوی عذر کے روزہ نہیں رکھتے' ان میں سے بعض تو محض کم ہمتی کی وجہ سے نہیں رکھتے' ایسے ہی ایک شخص کو' جس نے عمر بھر روزہ نہیں رکھا تھا اور سمجھتا تھا کہ پورا نہ کرسکے گا' کہا گیا کہ تم بطور امتحان ہی رکھ کر دیکھو' چنانچہ رکھا اور پورا ہوگیا' پھر اس کی ہمت بندھ گئی اور رکھنے لگا' کیسے افسوس کی بات ہے کہ رکھ کر بھی نہ دیکھا تھا اور پختہ یقین کر بیٹھا تھا کہ کبھی رکھا ہی نہ جاوے گا۔ یہ لوگ سوچ کر دیکھیں کہ اگر طبیب کہہ دے کہ آج دن بھر نہ کچھ کھاؤ' نہ پیو' ورنہ فلاں مہلک مرض ہوجائے گا' تو اس نے ایک ہی دن کے لئے کہا' یہ دو دن نہ کھاوے گا کہ احتیاط اسی میں ہے۔ افسوس! خدا تعالیٰ صرف دن دن کا کھانا چھڑادیں اور کھانے پینے سے عذاب مہلک کی وعید فرمائیں اور ان کے قول کی طبیب کے برابر بھی وقعت نہ ہو؟ انا للہ وانا الیہ راجعون۔''

''بعضوں کی یہ بے وقعتی اس بدعقیدگی تک پہنچ جاتی ہے کہ روزہ کی ضرورت ہی کا طرح طرح انکار کرنے لگتے ہیں۔ مثلاً روزہ قوت بہیمیہ کے توڑنے یا تہذیب نفس کے لئے ہے' اور ہم علم کی بدولت یہ تہذیب حاصل کرچکے ہیں...... اور بعضے تہذیب سے بھی گزر کر گستاخی اور تمسخر کے کلمات کہتے ہیں' مثلاً ''روزہ وہ شخص رکھے جس کے گھر کھانے کو نہ ہو' یا بھائی ہم سے بھوکا نہیں مرا جاتا'' سو یہ دونوں فریق بوجہ انکار فرضیت صوم' زمرۂ کفار میں داخل ہیں' اور پہلے فریق کا قول محض ''ایمان شکن'' ہے اور دوسرے کا ''ایمان شکن'' بھی اور ''دل شکن'' بھی......

''اور بعض بلا عذر تو روزہ ترک نہیں کرتے' مگر اس کی تمیز نہیں کرتے کہ یہ عذر شرعاً معتبر ہے یا نہیں؟ ادنیٰ بہانہ سے افطار کردیتے ہیں۔ مثلاً خواہ ایک ہی منزل کا سفر ہو' روزہ افطار کردیا' کچھ محنت مزدوری کا کام ہوا' روزہ چھوڑ دیا' ایک طرح سے یہ بلا عذر روزہ توڑنے والوں سے بھی زیادہ قابل مذمت ہیں' کیونکہ یہ لوگ اپنے کو معذور جان کر بے گناہ سمجھتے ہیں' حالانکہ وہ شرعاً معذور نہیں' اس لئے گناہ گار ہوں گے۔''

''بعضے لوگوں کا افطار تو عذر شرعی سے ہوتا ہے' مگر ان سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ بعض اوقات اس عذر کے رفع ہونے کے وقت کسی قدر دن باقی ہوتا ہے' اور شرعاً بقیہ دن میں امساک' یعنی کھانے پینے سے بند رہنا

واجب ہوتا ہے' مگر وہ اس کی پروا نہیں کرتے۔ مثلاً سفر شرعی سے ظہر کے وقت واپس آ گیا' یا عورت حیض سے ظہر کے وقت پاک ہوگئی تو ان کو شام تک کھانا پینا نہ چاہئے۔ علاج اس کا مسائل واحکام کی تعلیم وتعلم ہے۔''

''بعض لوگ خود تو روزہ رکھتے ہیں لیکن بچوں سے (باوجود ان کے روزہ رکھنے کے قابل ہونے کے) نہیں رکھواتے۔ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ عدم بلوغ میں بچوں پر روزہ رکھنا تو واجب نہیں' لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ ان کے اولیا پر بھی رکھوانا واجب نہ ہو۔ جس طرح نماز کیلئے باوجود عدم بلوغ کے ان کو تاکید کرنا بلکہ مارنا ضروری ہے' اسی طرح روزہ کے لئے بھی...... اتنا فرق ہے کہ نماز میں عمر کی قید ہے اور روزہ میں تحمل پر مدار ہے (کہ بچہ روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو) اور راز اس میں یہ ہے کہ کسی کام کا دفعۃً پابند ہونا دشوار ہوتا ہے' تو اگر بالغ ہونے کے بعد ہی تمام احکام شروع ہوں تو یک بارگی زیادہ بوجھ پڑ جائے گا۔ اس لئے شریعت کی رحمت ہے کہ پہلے ہی سے آہستہ آہستہ سب احکام کا خوگر بنانے کا قانون مقرر کیا۔''

''بعض لوگ نفس روزہ میں تو افراط تفریط نہیں کرتے' لیکن روزہ محض صورت کا نام سمجھ کر صبح سے شام تک صرف جوفین (پیٹ اور شرم گاہ) کو بند رکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ حالانکہ روزہ کی نفس صورت کے مقصود ہونے کے ساتھ اور بھی حکمتیں ہیں' جن کی طرف قرآن مجید میں اشارہ بلکہ صراحت ہے کہ ''لعلکم تتقون'' سب کو نظر انداز کر کے اپنے صوم کو ''جسد بے روح'' بنا لیتے ہیں۔ خلاصہ ان حکمتوں کا معاصی ومنہیات سے بچنا ہے' سو ظاہر ہے کہ اکثر لوگ روزہ میں بھی معاصی سے نہیں بچتے' اگر غیبت کی عادت تھی تو وہ بدستور رہتی ہے' اگر بدنگاہی کے خوگر تھے تو نہیں چھوڑتے' اگر حقوق العباد کی کوتاہیوں میں مبتلا تھے تو ان کی صفائی نہیں کرتے...... بلکہ بعض کے معاصی تو غالباً بڑھ جاتے ہیں' کہیں دوستوں میں جا بیٹھے کہ روزہ بہلے گا اور باتیں شروع کیں' جن میں زیادہ حصہ غیبت کا ہوگا' یا چوسر' گنجفہ' تاش' ہارمونیم' گراموفون لے بیٹھے اور دن پورا کر دیا۔ بھلا اس روزہ کا کوئی معتد بہ حاصل کیا؟ اتنی بات عقل سے سمجھ میں نہیں آتی کہ کھانا پینا' جو فی نفسہ مباح ہے' جب روزہ میں وہ حرام ہوگیا' تو غیبت وغیرہ دوسرے معاصی' جو فی نفسہ بھی حرام ہیں' وہ روزہ میں کس قدر سخت حرام ہوں گے۔ حدیث میں ہے کہ ''جو شخص بدگفتاری و بدکرداری نہ چھوڑے' خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ وہ اپنا کھانا پینا چھوڑ دے''۔ اس سے کوئی یہ نہ سمجھے کہ بالکل روزہ ہی نہ ہوگا' لہٰذا رکھنے ہی سے کیا فائدہ؟ روزہ تو ہو جائے گا' لیکن ادنیٰ درجہ کا۔ جیسے اندھا' لنگڑا' کانا' گنجا' اپاہج آدمی تو ہوتا ہے مگر ناقص۔ لہٰذا روزہ نہ رکھنا اس سے بھی اشد ہے' کیونکہ ذات کا سلب' صفات کے سلب سے سخت تر ہے۔''

پھر حضرتؒ نے روزہ کو خراب کرنے والے گناہوں (غیبت وغیرہ) سے بچنے کی تدبیر بھی بتلائی' جو صرف تین باتوں پر مشتمل ہے اور ان پر عمل کرنا بہت ہی آسان ہے:

''خلق سے بلا ضرورت تنہا اور یکسو رہنا' کسی اچھے شغل مثلاً تلاوت وغیرہ میں لگے رہنا اور نفس کو سمجھانا' یعنی وقتاً فوقتاً یہ دھیان کرتے رہنا کہ ذرا سی لذت کے لئے صبح سے شام تک کی مشقت کو کیوں ضائع کیا جائے' اور تجربہ ہے کہ نفس پھسلانے سے بہت کام کرتا ہے' سو نفس کو یوں پھسلاوے کہ ایک مہینے کے لئے تو ان باتوں کی پابندی کر لے' پھر دیکھا جائے گا' پھر یہ بھی تجربہ ہے کہ جس طرز پر آدمی ایک مدت رہ چکا ہو' وہ آسان ہو جاتا ہے' بالخصوص اہل باطن کو رمضان میں یہ حالت زیادہ مدرک ہوتی ہے کہ اس مہینے میں جو اعمال صالحہ کئے ہوتے ہیں سال بھر ان کی توفیق رہتی ہے۔''

☆☆..............☆☆

دہشت گرد کون؟ غدار کون؟

دہشت گردی کی وارداتوں میں قادیانی لابی کے ملوث ہونے کا منہ بولتا ثبوت

رسول پور تارڑ سے ''را'' کا ایجنٹ دو ساتھیوں سمیت گرفتار

پنڈی بھٹیاں (نامہ نگار) رسول پور تارڑ سے بھارتی ایجنسی ''را'' کے مبینہ ایجنٹ کو اس کے دو ساتھیوں سمیت گرفتار کرلیا گیا ملزمان کے قبضہ سے دو ہینڈ گرنیڈ دو کلاشنکوفیں برآمد کی گئیں۔ بتایا گیا ہے کہ پکڑا جانا والا ایجنٹ مبشر احمد قادیانی ہے جبکہ اس کے خاندان کے دوسرے افراد فرار ہوگئے۔ اے ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ پولیس نے ایک خفیہ اطلاع پر رسول پور تارڑ میں چھاپہ مارا اور قادیانی مبشر احمد کو اس کے دو ساتھیوں ذوالفقار' ذکاء اللہ سمیت گرفتار کرکے ان کے قبضہ سے دو کلاشنکوف برآمد کرلیں' جس سے وہ دہشت گردی کی وارداتیں کرنا چاہتے تھے انہوں نے بتایا مبشر احمد کا خاندان جو کہ کھیتی باڑی کرتا ہے اس کی بہن کی شادی بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی قادیانی حبیب احمد جو کہ ''را'' کا ایجنٹ ہے اور بھارت میں مقیم ہے اس سے مبشر احمد نے رابطہ قائم کر رکھا تھا اور ہینڈ گرنیڈ بم اس نے آٹھ سالوں سے بوری میں پیک کرکے گھر میں چھپا رکھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کلاشنکوفوں کو اپنے دوستوں ذوالفقار' ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا وہ اپنے بہنوئی حبیب احمد کو بھارت میں معلومات فراہم کرتا تھا انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد کا والد بشارت احمد اپنے خاندان کے دیگر افراد کے ساتھ فرار ہوگیا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ مبشر احمد نے دوران تفتیش بھی ''را'' کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ (بتاریخ ۵/ستمبر ۲۰۰۴ء روزنامہ جنگ لاہور)

پنڈی بھٹیاں میں ''را'' کا قادیانی ایجنٹ اور دو ساتھی گرفتار' اسلحہ برآمد

گرفتار ہونے والوں میں مبشر احمد' ذوالفقار اور ذکاء اللہ شامل ہیں' مبشر کا بھارتی بہنوئی بھی قادیانی ہے

پنڈی بھٹیاں (نمائندہ خبریں) رسول پور تارڑ سے بھارتی ایجنسی را کا قادیانی ایجنٹ دو ساتھیوں سمیت گرفتار کرلیا گیا۔ ان کے قبضہ سے دو ہینڈ گرنیڈ اور دو کلاشنکوفیں برآمد ہوئیں۔ ایس پی پنڈی بھٹیاں عمران محمود نے گزشتہ روز پریس کانفرنس میں بتایا کہ ایک خفیہ اطلاع پر انہوں نے پولیس کی نفری کے ساتھ رسول پور تارڑ میں چھاپہ مار کر قادیانی مبشر احمد کو اس کے دو ساتھیوں ذوالفقار اور ذکاء اللہ سمیت گرفتار کرلیا۔ انہوں نے بتایا کہ قادیانی مبشر احمد کی بہن کوگی کی شادی گزشتہ دنوں بھارت میں قادیانی حبیب احمد سے ہوئی تھی جو را کا ایجنٹ ہے۔ اس نے مبشر احمد سے رابطہ قائم کر رکھا تھا۔ گرنیڈ بم اس نے آٹھ سال سے بوری میں چھپا رکھے تھے اور گرفتاری سے بچنے کے لئے کلاشنکوفوں کو اپنے دوستوں ذوالفقار' ذکاء اللہ کے پاس رکھا ہوا تھا۔ مبشر احمد اپنے بہنوئی حبیب احمد کو معلومات فراہم کرتا تھا۔ انہوں نے بتایا مبشر کا والد بشارت اور خاندان کے دیگر افراد فرار ہوگئے ہیں۔ مبشر احمد نے دوران تفتیش را کا ایجنٹ ہونے کا اعتراف کیا ہے۔ اے ایس پی نے بتایا پندرہ روز تک ہم دہشت گردوں کے نیٹ ورک کا پتہ چلالیں گے۔ (بتاریخ ۵/ستمبر ۲۰۰۴ء روزنامہ ''خبریں'' لاہور)

رمضان اور تزکیۂ باطن

مرسلہ......حافظ محمد سعید لدھیانوی

تاریخ انسانی کے دو دن یادگار دن ہیں' ایک تو وہ دن جس میں یتیم عبداللہ' جگر گوشۂ آمنہ' شاہ حرم' فرماں روائے عالم' شہنشاہ کونین صلی اللہ علیہ وسلم عالم قدس سے عالم امکان میں تشریف فرمائے عزت واجلال ہوئے' آپ کی تشریف آوری اس عالم رنگ وبو کی سعادت بختی کا دن تھا' آپ کی آمد ہی سے دنیا میں توحید کا غلغلہ اٹھا' چمنستان سعادت میں بہار آئی' آفتاب ہدایت کی شعاعیں اکناف عالم میں پھیل گئیں۔ اخلاق انسانی کا آئینہ پرتو قدس سے چمک اٹھا' انسانیت قعر مذلت سے نکل کر بام عروج پر پہنچ گئی۔

دوسرا یادگار دن وہ ہے جس میں گم گشتہ راہ' انسان کی ہدایت کے لئے ایک نسخہ کیمیا نازل فرمایا گیا' اس نسخہ کیمیا نے روحانی طور پر پہاڑوں کی طرح جمے ہوئے لوگوں کو ان کی جگہ سے ہٹا دیا' قلوب بنی آدم کی زمینوں کو پھاڑ کر معرفت الٰہی کے چشمے جاری کر دیئے' وصول الی اللہ کے راستے برسوں کی جگہ منٹوں میں طے کروا دیئے' مردہ قوموں اور دلوں میں ابدی زندگی کی روح پھونک دی۔

خود ساختہ رسوم وقیود میں جکڑی ہوئی انسانیت گمراہ رہتی تھی' قرآن ہی نے اس کو کرامت انسانی کا بھولا ہوا سبق یاد دلایا اور اس کے رسوم وقیود کی زنجیریں کاٹ کر اس کو آزاد فضا میں سانس لینے کا موقعہ دیا' اس کو بلند نگہی عطا کی' اس کو بتلایا کہ اس کائنات میں تو سب سے اشرف ہے' تیرے ہی لئے یہ کارخانہ ہستی وجود میں لایا گیا ہے۔ اس نے ماہ وخورشید کو ایک دوسری نگاہ سے دیکھا' آج انسان جو ستاروں پر کمندیں ڈال رہا ہے اور فضا میں آزاد گھوم رہا ہے۔ یہ قرآن کریم ہی کی وسعت نظر کا فیض ہے' قرآن کریم کی معجز نمائیوں کی داستان بڑی طویل ہے ہم تو اس مختصر صحبت میں رمضان اور قرآن کا باہمی تعلق اپنی بساط کے موافق بتلانے کی کوشش کریں گے۔

ارشاد ہے:

> "رمضان وہ مہینہ ہے جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق وباطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔" (البقرہ)

اس آیت نے واضح طور پر بتلا دیا کہ رمضان کو یہ شرف حاصل ہے کہ اس ماہ مبارک میں قرآن کریم نازل ہوا اور حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتلایا کہ صرف قرآن حکیم ہی نہیں بلکہ انسانی ہدایت کے لئے جو کچھ بھی آسمان سے نازل ہوا اس کے لئے حق تعالیٰ نے اسی مہینہ کا انتخاب فرمایا ہے۔

بروایت واثلۃ بن الاسقع نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ رمضان کی پہلی تاریخ کو صحف ابراہیم' چھٹی کو توریت' تیرھویں کو انجیل اور چوبیسویں کو قرآن کریم نازل ہوا۔ (البحر المحیط)

ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں صحف ابراہیم کے لئے تیسری اور انجیل کے لئے اٹھارہویں تاریخ مروی ہے۔ ابوحیان رحمہ اللہ نے دونوں روایتوں کو اس طرح جمع کیا ہے کہ واثلۃ بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ابتداء نزول مذکور ہے' ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں انتہاء نزول' غرض نہ صرف قرآن کریم بلکہ تمام کتب سماویہ کا نزول اسی بابرکت مہینہ میں ہوا۔

رمضان کی وجہ تسمیہ کے بارے میں امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے چار قول نقل کئے ہیں' ہم صرف دو پر اکتفا کرتے ہیں۔

خلیل بن احمد نحوی نے کہا کہ یہ "رمضا" سے بنا ہے۔ "رمضا" وہ بارش ہے جو موسم خریف سے پہلے ہوتی ہے اور زمین کو غبار سے پاک وصاف کر دیتی ہے' اسی طرح رمضان کا بابرکت مہینہ جسم وروح کو پاک وصاف کر دیتا ہے۔ بعض نے کہا کہ رمضان اصل میں اللہ تعالیٰ کا نام ہے اور اسی پر اس مہینہ کا نام رکھا گیا'

مطلب یہ کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سامنے گناہ گاروں کے گناہ جل کر ختم ہوجاتے ہیں‘ اسی طرح اس مہینہ کی برکتوں کی وجہ سے گناہ گاروں کے گناہ جل جاتے ہیں۔ (تفسیر کبیر)

جس طرح بعض موسموں کو بعض چیزوں سے مناسبت ہوتی ہے جب وہ موسم آتا ہے تو ان چیزوں میں فراوانی نظر آتی ہے‘ بہار کا موسم جب آتا ہے تو ہر طرف روئیدگی ہی روئیدگی نظر آتی ہے‘ حد نگاہ تک سبزہ ہی سبزہ نظر آتا ہے‘ وہ درخت جو کل تک خزاں رسیدہ تھے‘ بہار کا موسم آتے ہی سبز جوڑا پہن کر جوان ہوجاتے ہیں‘ زمین جو آفتاب کی تمازت سے جل کر اپنی صلاحیت کھو بیٹھتی ہے بہار کا موسم شروع ہوتے ہی اس میں صلاحیت عود کر آتی ہے‘ دانے بکھیر دیجئے‘ چند دن میں سرسبز و شاداب پودے نظر آئیں گے۔ رمضان کا مہینہ بھی اللہ تعالیٰ کی جود و سخا کا مہینہ ہے‘ اس مہینہ میں اس کی جود و سخا بارش کی طرح برستی ہے اور برستی رہی ہے‘ جود و سخا کی یہ بارش پچھلی امتوں پر بھی برسی اور امت محمدیہ پر تو اس طرح برسی کہ جل تھل ہوگیا۔

اللہ تعالیٰ کی صفت ”ربوبیت“ اس مہینہ مقدس میں پوری طرح جلوہ افگن ہے‘ صفت ربوبیت کا مظہر قرآن کریم ہے‘ امام رازی اپنے دقیق پیرایہ بیان میں رمضان کی عبادت روزہ اور قرآن کا ربط اس طرح بیان فرماتے ہیں:

”اللہ تعالیٰ نے اس مہینہ کو خاص شرف سے نوازا ہے اور اپنی ربوبیت کا پوری طرح اظہار فرمایا ہے اس طرح کہ اس میں قرآن کریم نازل فرمایا اس لئے بندوں کو حکم دیا کہ وہ اس مہینہ کو روزہ کی اہم عبادت سے فروزاں رکھیں‘ ربوبیت کا شکر عبودیت ہی سے ہو سکتا تھا۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کے انوار صمدیہ ہر وقت اور ہر ساعت جلوہ افروز ہیں‘ جن میں نہ کوئی خفاء ہے نہ کوئی حجاب لیکن ارواح انسانی میں انوار کی تجلی سے علائق بشری مانع تھیں۔ ان علائق بشری کو کمزور اور ضعیف کرنے کے لئے روزہ کی عبادت فرض کی تاکہ ارواح انسانی انوار صمدانی کو جذب کرسکیں۔“

(تفسیر کبیر)

اس مبارک مہینہ کی تجلیات نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو باد بہاری سے بھی زیادہ سخی بنادیتی تھیں‘ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے:

”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے اور رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہوجاتے تھے۔ جب ان سے جبرئیل علیہ السلام ملتے تھے‘ تو آپؐ سے قرآن کا دور کرتے تھے‘ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم باد بہاری سے زیادہ خلق اللہ کی نفع رسانی میں زیادہ سخی تھے۔“ (فتح الباری)

حافظ ابن حجر عسقلانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں:

”قرآن کریم کا دور آپ میں غناء نفسی زیادہ کردیا کرتا تھا اور غناء نفسی ہی جود و سخا کا سبب ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں رمضان کا مبارک مہینہ اللہ تعالیٰ کی خیر رسانی کا زمانہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی نعمتیں اپنے بندوں پر اس مہینہ میں بہت زیادہ ہوتی ہے‘ اس لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم‘ اللہ تعالیٰ کی اس سنت کا اتباع کرتے تھے‘ غرض یہ سب چیزیں آپ کو سخی سے سخی تر بنادیتی تھیں۔“

اور اس حدیث سے جو فوائد حاصل ہوئے ان کی طرف رہنمائی فرماتے ہیں:

”اس حدیث سے بہت سے فوائد حاصل ہوئے جن میں سے چند درج ہیں: (۱) ہر زمانہ میں جود و سخا سے متصف رہنا چاہیے۔ (۲) رمضان میں سب سے زیادہ سخی ہونا چاہیے۔ (۳) اہل صلاح و تقویٰ سے ملاقات کا فائدہ بھی حاصل کرنا چاہیے کہ ان کی ملاقات سے اخلاق فاضلہ میں اضافہ ہو۔ (۴) رمضان میں قرآن کریم سب سے زیادہ تلاوت کرنا چاہیے۔ (۵) قرآن کریم سب سے افضل ذکر ہے کیونکہ اگر اس سے افضل کوئی ذکر ہوتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو اختیار فرماتے۔“ (فتح الباری)

غرض اللہ تعالیٰ کی صفت ”ربوبیت“ اور جود و سخا کا مظہر قرآن کریم اس ماہ مبارک میں نازل ہوا۔ جس کی شان خود قرآن نے بتلائی:

”جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں۔“ (البقرہ)

یہاں قرآن کریم نے خود اپنا تعارف کرایا ہے اور تین لفظ استعمال فرمائے ہیں جن میں اپنی حقیقت آشکارا کردی ہے۔ پوری کائنات اور یہ عالم رنگ و بو اللہ تعالیٰ کی صفات ربوبیت کا مظہر ہے‘ اس کائنات کا ایک ایک ذرہ زبان حال سے اس کی

ربوبیت کی گواہی دے رہا ہے' انسان کو خلافت ربانی کے خلعت سے سرفراز فرمایا تھا' اس لئے اس کی تخلیق سے پہلے اس کے جسم کی بقاء اور نشوونما کا انتظام فرمایا' چنانچہ کائنات کو وجود بخشا' اس کے لئے زمین کا بستر تیار کیا' آسمان کی نیلگوں چھت بنائی' مہ وخورشید کو مسخر کیا' پہاڑوں اور دریاؤں کو اس کے کام میں لگایا' غرض اس کے مادی منافع اور راحت جسم وجان کے لئے ہر آسائش مہیا کی' لہٰذا ناممکن تھا کہ انسان کی روح کی تربیت اور نشوونما کے لئے سامان ہدایت اس رب کریم ورحیم کی طرف سے نہ آتا جبکہ جوہر انسانیت بھی "روح انسان" ہے' اس لئے اس نے اپنی صفت ربوبیت کا دوبارہ مظاہرہ فرمایا اور انسان کی ہدایت کے لئے آسمانی کتابیں اور صحیفے نازل فرمائے اور ان کتابوں اور صحیفوں کی تعلیم کے لئے انبیاء علیہم السلام مبعوث فرمائے' انسانی ہدایت کا یہ سلسلہ انسان کے آغاز وجود سے ہی جاری ہے اور رشد وہدایت کا بحر بیکراں تاریخ انسانی کی ابتدا سے ہی رواں دواں ہے۔ اسی صفت ربوبیت کے چشمہ فیاض سے حضرت آدم علیہ السلام پر صحیفے نازل ہوئے' حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ہدایت وموعظت کے نوشتے اترے' اسی کے فیض سے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توریت اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر انجیل نازل ہوئی' یہ آسمانی کتابیں اپنے اپنے زمانہ کے لئے ہدایت ونور کا مینار تھیں' سعید روحوں نے انہی سے دامن کو بھرا اور مراد کو پہنچیں' شقی انسانوں نے اس سے روگردانی کی اور بارگاہ الٰہی سے دور کردیئے گئے۔

صفت ربوبیت کا یہ چشمہ فیاض اس ماہ رمضان میں ہی موجزن ہوا اور انسانی ہدایت کی آخری کتاب نازل ہوئی' اللہ تعالیٰ کا یہ وہ آخری پیغام ہے کہ جس کے بعد پھر کوئی پیغام آنے والا نہیں ہے۔ اس لئے اس میں ہدایت ربانی کا آفتاب اپنے پورے جاہ وجلال کے ساتھ جلوہ فرما ہے' اسی حقیقت کو "ھدیً للناس" کہہ کر واضح فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے جس طرح پچھلی امتوں کی ہدایت ورہنمائی کے لئے آسمانی کتابیں نازل فرمائی ہیں' یہ کتاب بھی اسی جنس کی ہے۔ ہدایت ہونے میں اس میں اور ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ کتاب بھی اپنے اندر ہدایت وراہنمائی کے سارے اقدار لئے ہوئے ہے' پھر "بینات من الھدیٰ والفرقان" کہہ کر اس کتاب عظیم کا دوسری کتابوں سے امتیاز بیان فرمایا کہ دوسری آسمانی کتابوں اور اس کتاب میں یہ فرق ہے کہ اس میں ہدایت ربانی کھلے کھلے اور واضح دلائل وبراہین کے ساتھ موجود ہے' حق وباطل اور فضائل ورذائل کا فرق ممکن نہیں ہے' اس لئے اس عظیم الشان نعمت ہدایت پر اللہ تعالیٰ کا شکر بھی فرض کیا گیا جو قرآن کی شکل میں اس نے ہمیں عطا فرمائی ہے' حقیقت یہ ہے کہ ایک شکرگزار انسان کے لئے کسی نعمت کی شکرگزاری اور کسی احسان کے اعتراف کی بہترین صورت اگر ہوسکتی ہے تو وہ صرف یہی ہے کہ وہ اپنے آپ کو اس مقصد کی تکمیل کے لئے زیادہ سے زیادہ تیار کرے جس کے لئے عطا کرنے والے نے وہ نعمت عطا کی ہو' قرآن کریم ہم کو اس لئے عطا کیا گیا ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا کا راستہ جان کر اس پر چلیں اور ہدایت ربانی کو اپنے قلب میں پوری طرح جذب کریں' پھر اس کے بعد پوری دنیا کو اس پر چلائیں' اس مقصد عظیم کے لئے ہم پر اس مبارک مہینہ میں تین عبادتیں رکھی گئیں: (۱) روزہ (۲) تراویح (۳) اعتکاف' اس صحبت میں صرف روزہ اور قرآن کا تعلق بیان کیا جاتا ہے۔

اس اہم ترین عبادت کے بارے میں قرآن کریم نے بھی بتلایا کہ یہ قدیم ترین عبادت ہے اور پچھلی امتوں پر بھی فرض رہی ہے' چنانچہ فرمایا گیا:

"اے ایمان والو! تم پر روزہ اس طرح فرض کیا گیا ہے جس طرح تم سے پہلی امتوں پر فرض کیا گیا تھا' توقع ہے کہ تم متقی بن جاؤ گے۔" (البقرہ)

آیت کریمہ میں فرضیت روزہ کے ساتھ ہی ساتھ یہ بھی واضح فرمایا کہ یہ عبادت پچھلی امتوں پر فرض رہی ہے' اس لئے امت محمدیہ' جس کے سر پر امت عالم کا تاج رکھا گیا ہے' وہ کس طرح اس عبادت اور اس کے ثمرات سے محروم رہ سکتی تھی؟ پھر اس کی حکمت بتلائی گئی کہ روزہ کی حکمت یہ ہے کہ تم تقویٰ کے زیور سے آراستہ ہوکر شہادت علی الناس کا فریضہ ادا کرو۔ اس آیت کے ذیل میں .....امام رازی قفال مروزی سے نقل کرتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے ہم کو اس اہم عبادت کا مکلف بنایا تو دیکھو کہ اس عبادت کو کس طرح آسان فرمادیا' پہلے تو یہ کہا کہ یہ عبادت تم پر نئی فرض کی جارہی ہے بلکہ تم سے پہلے ساری امتیں اس عبادت کی مکلف تھیں اور جب کوئی مشکل چیز عام ہوجائے تو وہ آسان ہوجاتی ہے' پھر روزہ کی فرضیت کی حکمت ظاہر فرمائی کہ روزہ تقویٰ حاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ ہے۔ اگر روزہ تم پر فرض نہیں ہوتا تو یہ مقصد عظیم فوت ہوجاتا' اس کے بعد فرمایا کہ روزے بھی چند دن کے ہیں۔ اگر ساری عمر یا سال کے اکثر حصے میں روزہ فرض ہوتا تو تم مشقت میں پڑ جاتے' بعد ازاں فرمایا کہ روزہ کی اہم عبادت کو سال کے بہترین زمانہ میں رکھا یعنی رمضان کے مہینہ میں جس میں قرآن کریم جیسی کتاب نازل فرمائی' آخر میں فرمایا کہ اس عبادت کو ہرگز ترک نہ کرنا' اگر بیماری یا سفر کی وجہ سے

روزے نہ رکھ سکو تو صحت ہو جانے کے بعد یا سفر ختم ہو جانے کے بعد اس کی قضا ضرور کر لینا' اس طرح بیان کرنے سے بھی مشقت کا ازالہ فرمایا کہ تم کو روزہ کے سلسلہ میں سفر یا مرض کی صورت میں افطار کی اجازت دی' اللہ تعالیٰ کی رحمت اور اس کا فضل بے حد و حساب ہے' پیغمبر رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عبادت کے بہت سے گوشے واضح فرمائے ہیں' ایک حدیث میں آپ اللہ تعالیٰ کی طرف سے فرماتے ہیں:

''ہر نیکی کا بدلہ دس سے لے کر سات سو گنا تک دیا جاتا ہے' سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔''

یہ حدیث رسول متعدد طرق سے متفرق الفاظ کے ساتھ مروی ہے' حافظ عراقی نے تخریج احیاء میں اس کے مختلف الفاظ بھی نقل فرمائے ہیں' ہم نے جو الفاظ نقل کئے ہیں یہ صحیح بخاری میں بروایت ابو ہریرہؓ مروی ہیں' حدیث کا پہلا جملہ تو واضح ہے' دوسرے جملہ پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ ساری ہی عبادتیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں' وہ کونسی خصوصیت تھی کہ روزہ کی نسبت اللہ تعالیٰ کی طرف کی؟ اس سلسلہ میں علامہ مرتضیٰ زبیدیؒ نے چند اقوال نقل کئے ہیں جن کی تلخیص درج ذیل ہے:

(۱) کھانے پینے سے بے نیازی حق تعالیٰ کی شان ہے' بندہ جب روزہ رکھتا ہے تو اللہ کی اس صفت سے کچھ مشابہت حاصل کرتا ہے' اس لئے فرمایا گیا کہ روزہ میرا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

(۲) نماز' سجدہ' رکوع' ذکر' صدقہ سے غیر اللہ کی بندگی' بت پرستوں یا گمراہ فرقوں نے بھی کی لیکن روزہ سے غیر اللہ کی بندگی نہیں کی گئی' کبھی نہ سنا گیا یا دیکھا گیا کہ کسی بت پرست یا گمراہ نے اپنے بت یا بزرگ کے نام پر روزہ رکھا ہو' اس لئے فرمایا گیا کہ روزہ میرا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔

(۳) اگر کوئی کسی کا حق غصب کرے یا تکلیف و ایذا دے اور دنیا میں اس کا حق ادا کرے یا معاف کرائے بغیر مر جائے تو اللہ تعالیٰ ظالم سے اس کی نماز' عبادات اس کے ظلم کے بدلہ میں دلوائیں گے' البتہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو کسی کے حق کے بدلہ میں نہیں دیا جائے گا' اس لئے اس حدیث میں اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی۔

(۴) عام عبادات اور طاعات کا قانون یہ ہے کہ ہر نیکی کا ثواب دس گنا سے سات سو گنا تک دیا جاتا ہے لیکن روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ اس میں یہ قانون نہیں ہے' اللہ تعالیٰ اپنی جود و سخا کا اظہار فرماتا ہے اور روزہ دار کو بے حد و حساب اجر دیتا ہے' وجہ ظاہر ہے کہ روزہ صبر ہے اور صبر کے بارے میں اللہ

HB ®
TRUSTABLE MARK
Hameed ® BROS JEWELLERS
3, Mohan Tarrace Sharhah-e-iraq Saddar Karachi. Code: 74400
Phone : 5675454, 5215551 Fax : (092-21) -5671503

تعالیٰ کا ارشاد ہے:

"صبر کرنے والوں کو بے حد وحساب اجر دیا جائے گا۔"

(۵) ترک طعام وشراب ملائکہ کی صفت ہے' اس لئے جب بندہ روزہ رکھتا ہے تو ان کی صفت سے متصف ہوجاتا ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ فرشتوں سے نہیں دلوائے گا بلکہ خود دے گا۔

(۶) یہ نسبت شرف وتکریم کی بناء پر ہے جیسے کہا جاتا ہے بیت اللہ کعبۃ اللہ' ناقۃ اللہ وغیرہ۔

(۷) نماز' روزہ' حج وغیرہ ظاہری اشکال رکھتے ہیں' مگر روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس کی کوئی ظاہری شکل نہیں ہے' اس لئے اس میں ریاکاری کا شائبہ نہیں ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی' چنانچہ بیہقی اور ابونعیم کی روایت میں اس کی تصریح بھی ہے کہ روزہ میں دکھلاوا نہیں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔"روزہ میرا ہے' میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔" بندہ میری وجہ سے ہی اپنے کھانے پینے کو چھوڑتا ہے۔

(۸) صوم (روزہ) کسی چیز سے رک جانے یا کسی چیز کے بلند ہوجانے کو کہتے ہیں۔ دن جب چڑھ جاتا ہے تو اس وقت اہل عرب کہا کرتے تھے: "صام النہار" روزہ بھی دوسری عبادات وطاعات سے ممتاز ہے اور بلندی رفعت میں بے مثل ہے' اس لئے اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی۔

اس حدیث کی شرح کے آخر میں کہتے ہیں:

یہ چند اقوال ہیں جو میں نے علماء کے کلام سے جمع کئے ہیں' خطیب نے شرح منہاج میں ذکر کیا ہے کہ میں نے اس حدیث کی شرح میں مختلف اقوال شمار کئے تو ان کو پچاس سے زیادہ پایا' سبکی نے کہا کہ میرے نزدیک سب سے اچھا قول سفیان بن عیینہؒ کا ہے کہ قیامت کے روز حقدار بندے سے چمٹ جائیں گے اور اپنا حق مانگیں گے اور اعمال ان کے حقوق کے عوض جائیں گے سوائے روزہ کے کہ وہ نہیں جائے گا (علامہ زبیدی کہتے ہیں' میرے نزدیک سب سے بہتر یہ قول ہے کہ روزہ ایک ایسی عبادت ہے جس میں ریا نہیں ہے)۔(شرح احیاء)

ایک اور مرسل حدیث میں آپ ؐ نے فرمایا:

ہر چیز کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔ (شرح احیاء)

نزول قرآن اور اللہ تعالیٰ کی صفت جود کی وجہ سے اس ماہ مبارک کی شان یہ ہے:

"جب رمضان کا مہینہ داخل ہوجاتا ہے تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں اور شیطانوں کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے اور ایک پکارنے والا پکارتا ہے کہ اے خیر کے طلب آ اور شر کے طلب رک جا!"

(شرح احیاء)

علامہ زبیدی نے کتاب الشریعت سے اس حدیث کے ذیل میں ایک دقیق تقریر نقل کی ہے۔اس کی تلخیص یہ ہے:

رمضان کی آمد سے روزہ کا زمانہ شروع ہوجاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ جنت کے دروازے کھول دیتا ہے کیونکہ جنت ایک مستور چیز ہے اور روزہ بھی ایک مخفی عبادت ہے' جس کا علم اللہ تعالیٰ کے علاوہ اور کسی کو نہیں ہوسکتا۔ اللہ تعالیٰ جہنم کے دروازے بند کرلیتا ہے اور جب دروازے بند ہوگئے تو اس کی گرمی اور بڑھ گئی' اسی طرح روزہ دار جب روزہ رکھتا ہے تو اس کے جہنم کے دروازے بھی بند ہوجاتے ہیں' شیاطین بند کردیئے جاتے ہیں' شیطان بعد عن اللہ کا مظہر ہے' اس کے برخلاف روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی صفت صمدانی کا قرب حاصل ہوتا ہے کیونکہ اس عبادت کا بھی کوئی مثل نہیں ہے۔ لہٰذا یقیناً روزہ دار کو اس ہستی کا قرب حاصل ہوگا جس کے حق میں فرمایا ہے: اس کے مثل کوئی چیز نہیں ہے اور جب اس کو اللہ تعالیٰ سے قرب حاصل ہوگیا' تو یقیناً اس کے حق میں تو شیطان بند کردیئے گئے۔(شرح احیاء)

روزہ کے فوائد کے بارے میں شیخ ابن ہمامؒ لکھتے ہیں:

روزہ نفس امارہ کو سکون دیتا ہے' نفس امارہ آنکھ' زبان' کان' شرم گاہ کے ذریعہ جو گناہ کراتا ہے روزہ اس کی تیزی کو کم کرکے گناہ کو کم کردیتا ہے' اسی لئے کہا گیا ہے کہ نفس جب بھوکا ہوتا ہے تو تمام اعضاء کا پیٹ بھر جاتا ہے اور جب نفس کا پیٹ بھر جاتا ہے تو تمام اعضا بھوکے ہوجاتے ہیں۔

باقی صفحہ 22 پر

اور ہم نے آسمانوں کو زینت دی ستاروں سے
آسمانوں کی زینت ستارے' خواتین کی زینت زیورات
سنارا جیولرز
صرافہ بازار' میٹھادر' کراچی نمبر 2 فون: 745080

تحریر: مولانا اللہ وسایا

مجاھد ختم نبوت

حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ

حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ بلوچوں کے قیصرانی قبیلہ کے چشم و چراغ تھے۔ تونسہ شریف معروف جہاں شہر ہے۔ اس کے مضافات میں ڈیرہ اسماعیل روڈ پر معروف قدیمی قصبہ بھی قیصرانی ہے۔ بھی سے مغربی جانب پہاڑوں کے دامن اور ریت کے ٹیلوں کے وسط میں بستی مالوہ ہے۔ مولانا تونسوی اس بستی کے رہائشی تھے۔ ۱۹۵۷ء میں آپ نے اس بستی کے ایک بزرگ جناب اللہ بخش تونسوی مرحوم کے گھر آنکھیں کھولیں۔ ذرا سیانے ہوئے تو بھی کے مدرسہ معراج العلوم اور ریتڑہ کی جامع مسجد اور پھر مدال تحصیل کبیر والا میں قرآن مجید حفظ کیا۔ ان دنوں آپ کے بڑے بھائی قاری منظور احمد صاحب دارالعلوم پیپلز کالونی فیصل آباد میں مدرس تھے۔ ان کے ساتھ فیصل آباد آ گئے۔ درسی کتب کی تعلیم ابتداء سے دورۂ حدیث شریف تک یہاں حاصل کی۔

۱۹۷۴ء سے ۱۹۷۶ء تک کا ہنگامہ خیز وقت آپ کا فیصل آباد میں گزرا۔ آپ ان دنوں کتب کے آخری درجہ میں پڑھ رہے تھے۔ تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء یا اس کے بعد جمعہ پڑھنے کے لئے ریلوے کالونی جامع مسجد میں حضرت مولانا تاج محمودؒ کے ہاں تشریف لاتے۔ آہستہ آہستہ معمول بن گیا، ان دنوں مولانا تونسوی سبزہ آغاز تھے۔ معصوم چہرہ، سر پر رومال، اداؤں میں خطیب اہل سنت مولانا عبدالشکور دین پوریؒ کی جھلک، بول چال میں مترادف الفاظ کا بے دریغ استعمال، ہم وزن جملوں سے گفتگو کو مرقع حسن بنانا، یہ مولانا تونسوی کی طالب علمی کی زندگی کی نشانیاں قرار دی جاسکتی ہیں۔ مولانا عبدالشکور دین پوری صاحب طرز خطیب تھے جو مولانا نذیر احمد تونسوی کا آئیڈیل تھے۔ خدا کی قدرت کہ کسی حد تک مولانا تونسوی کا چہرہ مہرہ بھی مولانا دین پوری سے میل کھاتا تھا۔ مولانا تونسوی کا حضرت مولانا تاج محمود کے ہاں جمعہ کے لئے آنا، جمعہ کے بعد حضرت مرحوم کے ہاں چائے کی مجلس میں شرکت، اس عمل نے مولانا نذیر احمد تونسوی کو مجلس تحفظ ختم نبوت کے قریب کر دیا۔ مولانا نذیر احمد کی پڑھائی کے آخری سالوں میں مولانا تاج محمود مرحوم نے آپ کی ذہن سازی کی کہ آپ مجلس تحفظ ختم نبوت میں شامل ہو جائیں، ادھر آپ نے حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ سے فرمایا کہ نذیر تونسوی کام کا نوجوان ثابت ہوگا، اسے مجلس کے شعبہ تبلیغ میں جذب کر لو۔

فراغت کے بعد مولانا نذیر احمد تونسوی نے دفتر مرکزیہ ملتان میں فاتح قادیان مولانا محمد حیات صاحبؒ کے پاس رد قادیانیت پر سہ ماہی کورس کیا۔ اس کلاس میں مولانا عبدالعزیز لاشاری اور حافظ احمد بخش صاحب بھی آپ کے ہم درس تھے۔ حافظ صاحب رحیم یار خان، لاشاری صاحب کراچی اور مولانا نذیر احمد کی کوئٹہ تقرری ہوگئی۔ آپ نے چھ ماہ کوئٹہ گزارے۔ یہ ۱۹۷۷ء کی بات ہے۔ چھ ماہ کوئٹہ میں گزار کر سردیوں میں کراچی آ گئے، تو کراچی سے مولانا عبداللطیف آرائیں علی پوری کو کوئٹہ بھیج دیا گیا اور آپ کراچی میں مجلس کے دفتر واقع بندر روڈ پر تبلیغی خدمات انجام دینے لگے۔ مولانا لاشاری دفتری امور کے انچارج اور مولانا تونسوی تبلیغی خدمات کے مسئول تھے۔ سارزہ مینشن میں دفتر ہوتا تھا۔ حافظ محمد حنیف ندیم سہارنپوری ان دنوں صداقت اخبار میں ہوتے تھے۔ ان تینوں حضرات نے مل کر قادیانیت کے خلاف تبلیغی معرکہ گرم کیا۔

حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی نے تقریباً تین سال کراچی میں کام کیا۔ ادھر کوئٹہ میں ان دنوں لیاقت بازار میں کرایہ کی بلڈنگ میں مجلس کا دفتر قائم تھا۔ مجلس کے مبلغ مولانا عبداللطیف تھے۔ مجلس کے کام کے مسئول منظور احمد مغل، اور پرانے حضرات میں مولانا محمد انور صاحب نمایاں تھے۔ مولانا انور اور جناب منظور احمد مغل برسوں سے

مجلس کے ساتھ وابستہ تھے۔ مجلس کے کام پر ان کی چھاپ تھی۔ مولانا عبداللطیف صاحب نے خوب کام کیا۔ پورے صوبہ میں دن رات ایک کر دیا' مجلس کے کام کو مہمیز لگی' لیکن کوئٹہ شہر کے جماعتی نظم کی شکل ان دو حضرات کی شناخت بن کر رہ گئی تھی۔ چنانچہ مولانا عبداللطیف کو بہاولپور اور مولانا نذیر احمد کا کراچی سے کوئٹہ تبادلہ کر دیا گیا۔ یہ ۱۹۸۰ء کے لگ بھگ کا دور ہے۔

مولانا نذیر احمد تونسوی نے ۱۹۸۰ء سے ۱۹۹۵ء تک کا دور کوئٹہ میں گزارا۔ آپ نے تحریکی کام کو آگے بڑھایا۔ آپ کی جماعتی تبلیغی سرگرمیاں بلوچستان کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک پھیل گئیں۔ اسی اثناء میں آپ نے ۱۹۸۴ء کی تحریک ختم نبوت کو بلوچستان میں پروان چڑھایا۔ عوام وخواص میں آپ نے کام کیا' آپ کی مخلصانہ تبلیغی مساعی کو اللہ رب العزت نے شرف قبولیت سے نوازا۔ کوئٹہ شہر میں اکابر علماء' تجار اور دیندار مخلص رفقاء کی بھرپور ٹیم مل گئی۔ مولانا کے سرپرست و امیر حضرت مولانا منیر الدینؒ خطیب جامع مسجد سنہری قرار پائے۔ آپ یادگار اسلاف تھے' مخلص صاحب علم ولی عالم دین تھے' آپ کا شہر کے دین دار حلقہ میں نمایاں اور امتیازی مقام تھا۔ آپ کی شخصیت کی سحر آفرینی نے حضرت مولانا تونسوی پر کام کرنے کے لئے راستے کھول دیئے۔ آپ نے ان راستوں کو شاہراہوں میں بدل دیا' مکران میں ذکری طبقہ کی خلاف اسلام سرگرمیوں پر آپ نے شب خون مارا تو ان کے خواب وخور حرام کر دیئے۔

حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی شہیدؒ بلوچ تھے۔ بلوچی آپ کی مادری زبان تھی۔ پشتو پوری سمجھ لیتے تھے بلکہ بولنے میں بھی طبع آزمائی کر لیتے تھے۔ سرائیکی اور اردو پر تو مکمل دسترس حاصل تھی۔ ان خوبیوں نے آپ کو ہردلعزیز بنادیا۔ ملنسار طبیعت تھی' سادہ مزاج تھے' لیکن اپنے موقف کے پکے تھے' فرماتے تھے کہ پٹھان یا بلوچ علماء میں کام کرنے میں مجھے دشواری کا سامنا نہیں کرنا پڑا۔ ان کے مزاج وطبیعت سے واقف ہوگئے' خوب گھل مل گئے' تبلیغی کام نے وسعت اختیار کی۔

اسی دوران وفاقی حکومت نے اسلم قریشی کو کوئٹہ لاکر لیاقت بازار کے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت سے برآمد کرنے کا ڈرامہ کرنا چاہا تو کوئٹہ کے آئی جی نے صاف کہہ دیا کہ ہمارا صوبہ حساس صوبہ ہے' مذہبی صوبہ ہے' ایسی حرکت کرنی ہے تو (ایک صوبے کا نام لے کر کہا) ...... لے جاؤ۔ حضرت مولانا نذیر احمد تونسویؒ ان دنوں کوئٹہ دفتر میں ہوتے تھے۔ اخبار میں خبر چھپی کہ ایران کے بارڈر سے اسلم قریشی برآمد ہوئے۔ حضرت مولانا نذیر احمد تونسویؒ نے علماء کا وفد بنایا۔ آئی جی کے پاس جا دھمکے۔ انہوں نے تردید کر دی کہ یہاں سے برآمد نہیں ہوئے۔ اگلے دن ان کے حوالہ سے خبر شائع ہوئی تو ایجنسیوں کے کارندوں کا منہ کالا ہوا' ان کی سازش پر اوس پڑ گئی۔

غرض مولانا تونسوی خوب زرخیز دماغ انسان تھے' حضرت مولانا منیرالدینؒ کی سرپرستی اور رفقاء کی محنت سے مجلس کا کوئٹہ میں اپنا ذاتی دفتر قائم ہوگیا' زیرک و معاملہ فہم تھے' مولانا تونسوی کے کوئٹہ قیام کے دوران میں کراچی دفتر سائرہ مینشن سے پرانی نمائش باب الرحمت کے عقب میں منتقل ہوگیا۔

مرزا طاہر کے فرار کے بعد انگلستان میں کام کی راہیں کھل گئیں۔ کراچی سے ہفت روزہ ختم نبوت کا اجراء ہوگیا۔ حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ کی سرپرستی و شفقتوں نے حضرت مولانا منظور احمد الحسینی کی چلتی پھرتی جوانی کو سراپا تحریک بنادیا۔ دن رات کا فرق رکھے بغیر ان اکابر کی سرپرستی اور رفقاء کی رفاقت میں کام کو اتنی وسعت دی کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا جتنا شکر ادا کیا جائے کم ہے۔ ان دنوں حضرت حاجی لال حسین مرحوم' حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ ایسے اکابر کراچی مجلس کے کام کی سرپرستی کرتے تھے۔ اب حضرت مولانا منظور احمد الحسینی اور دیگر رفقاء بیرون ملک زیادہ وقت دینے لگے' اسی دوران میں کراچی مسجد و دفتر کی تعمیر جدید کا مرحلہ بھی اللہ تعالیٰ نے حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی نظر شفقت اور ان حضرات کی مخلصانہ محنت سے سر کرادیا۔ حافظ محمد حنیف ندیم سہارنپوریؒ روزنامہ صداقت کراچی سے ہفتہ وار لولاک فیصل آباد سے ہو کر ہفت روزہ ختم نبوت کراچی میں آگئے تھے۔

حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ کے وصال کے بعد جامعہ العلوم الاسلامیہ کراچی کے مہتمم حضرت مولانا حبیب اللہ مختار شہیدؒ مقرر ہوئے۔ آپ کے زمانہ میں جامعہ میں کام کی وسعت کے پیش نظر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی نور اللہ مرقدہ نے اپنا دفتر بنوری ٹاؤن سے جامع مسجد باب الرحمت میں منتقل کرلیا۔ آپ کے تشریف لانے سے دفتر مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کے در و دیوار کے مقدر جاگ گئے۔ دارالافتاء قائم ہوگیا۔ خانقاہی نظام چل نکلا' دن بھر عوام کا رش

رہنے لگا' کتب چھپ رہی ہیں' رسائل کی کمپوزنگ ہو رہی ہے' ڈاک کی ترسیل و وصولی کا عمل ہو رہا ہے' شہر کے ایک سرے سے دوسرے سرے تک تبلیغی پروگراموں کی ترتیب بن رہی ہیں۔ اس ہنگامہ خیز کام کو سنبھالنے کے لئے ۱۹۹۶ء میں حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی کوئٹہ سے کراچی تشریف لائے۔ آپ پہلے تین سال یہاں کام کر چکے تھے۔ شہر کے کوچہ و بازار سے واقف تھے۔ آپ نئے جذبہ سے آئے' نئی حکمت عملی اپنائی' نئے رفقاء کی ٹیم لی' اکابر کی شفقتوں و محبتوں کے زیر سایہ کام کی نیو اٹھائی' اب تو وہ کراچی کے محبوب خطیب اور رہنما بن گئے تھے۔ دن میں کئی کئی پروگرام عام معمول بن گئے تھے۔ معاملہ فہم تھے' دفتر میں ہر آنے جانے والے سے ڈیل کرنا آپ کا خاص فن تھا' ہر دلعزیزی کے مقام پر قدرت نے آپ کو فائز کیا تھا۔ حضرت لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے سانحہ کے بعد حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان شہیدؒ حضرت مولانا مفتی سعید احمد جلال پوری کی رفاقت اور حضرت مولانا مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کی راہ نمائی سے مولانا تونسویؒ نے مجلس کے کام کو ایسے طور پر سنبھالا دیا کہ اس پر انہیں جتنا خراج تحسین پیش کیا جائے کم ہے۔

کراچی کے ماحول نے آپ کو ایک سلجھا ہوا سفارت کار بنا دیا۔ آپ مجلس تحفظ ختم نبوت کے کیس کو جہاں لے کر گئے' کامیاب رہے۔ حکومت سے ملاقات' سرکاری حلقہ سے گفتگو' پولیس کے معاملہ میں' سرکاری دفاتر میں' رفقاء کے کام' تبلیغی خدمات' بیان عام و خاص' ملاقات و گفتگو پر آپ کو ایسی دسترس حاصل ہو گئی تھی جو آپ کا خاصہ تھی' بولتے نہ تھے بلکہ موتی رولتے تھے' عام فہم سادہ مگر دل نشین گفتگو کے بادشاہ تھے' کوئی بھی قادیانی آتا تو آپ کی محبانہ و مخلصانہ تبلیغ سے مسلمان ہو جاتا۔ قادیانیوں کی کثیر تعداد کو آپ نے قبول اسلام کی نعمت سے سرفراز کیا' یہ آپ کی نجات کے لئے کافی ہے۔ من موہ لینے والی آپ کی شیریں گفتاری کے تذکرے مدتوں رہیں گے۔

آپ کراچی تشریف لائے تو حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ پٹھان' مولانا نذیر احمد تونسویؒ بلوچ' دونوں بہادر' دونوں عالم دین' دونوں حق گو' دونوں خاندانی مجاہد' دونوں دل کے بادشاہ اور آنکھ کے غنی' دونوں اسلام کی سربلندی کے لئے سربکف' البتہ حضرت تونسوی صاحب بہت دھیمے مزاج اور پختگی سے کام کو آگے بڑھانے کے خواہش مند و کاربند تھے۔ وہ تمام جھمیلوں سے بچ کر صرف اور صرف عقیدہ ختم نبوت کی خدمت کو اپنی سعادت سمجھتے تھے' جبکہ حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان نے تو دین اسلام کی خدمت کا کوئی ایسا شعبہ نہیں چھوڑا جس میں آپ نے اپنا مخلصانہ حصہ نہ ڈالا ہو' اب مولانا مفتی محمد جمیل خان برطانیہ گئے تو تونسوی صاحب بھی جا رہے ہیں' حج پر دونوں اکٹھے' خوب جوڑی بنی' خوب انہوں نے ایک دوسرے کا ساتھ دیا' چناب نگر کانفرنس یا اندرون سندھ کے پروگرام' غرض شرق و غرب' عرب و عجم' کراچی و قلات ہر جگہ دونوں حضرات کی محبتوں اور دینی رشتہ نے ایک دوسرے کا ساتھ نبھایا۔ دنیا سے منہ موڑا' ہم جیسے پسماندگان سے جدائی اختیار کی تو بھی ایک ساتھ' رہے نام اللہ کا۔

☆☆......☆☆

بقیہ تزکیہ باطن

روزہ سے قلب میں صفائی پیدا ہوتی ہے کیونکہ قلب کا میل کچیل زبان' آنکھ' کان کے فضلات سے بڑھ جاتا ہے اور جب یہ اعضاء صاف ہو جائیں گے تو قلب میں بھی صفائی پیدا ہوگی۔ روزہ کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اس سے فقراء و مساکین پر رحمت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے کیونکہ جب وہ بھوکا پیاسا رہے گا تو بھوکے' پیاسے لوگوں کی تکلیف کا احساس اس کو ہو جائے گا' اس کے علاوہ فقراء و مساکین کی موافقت بھی روزہ میں ہے۔ منقول ہے کہ ایک شخص حضرت بشر حافیؒ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ سخت سردی کا زمانہ تھا۔ حضرت بشر کو اس شخص نے دیکھا کہ سردی سے کانپ رہے ہیں اور عبا کھونٹی پر لٹکی ہوئی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ سخت سردی ہے' آپ عبا کیوں نہیں اوڑھ لیتے' کھونٹی پر لٹکانے کا یہ وقت نہیں ہے' آپ نے فرمایا: میرے بھائی! فقیر بہت ہیں اور میں اتنی استطاعت نہیں رکھتا کہ سب کے لئے کپڑے فراہم کر کے ہمدردی کروں' اس لئے میں ان کی موافقت کر کے اپنے جذبہ ہمدردی کو تسکین دے رہا ہوں۔ (فتح القدیر)

الغرض روزۂ رمضان کے ذریعہ تزکیہ باطن' نفس کی طہارت اور روح کی پاکیزگی حاصل ہوتی ہے اور ایک بندہ مومن کے لئے سال بھر کی روحانی غذا مہیا ہو جاتی ہے۔ حق تعالیٰ سے خاص تعلق پیدا ہو جاتا ہے' اللہ کی رضا کے لئے اپنی خواہشات کو چھوڑ دینے کا جذبہ پیدا ہو جاتا ہے۔ ملائکۃ اللہ کے ساتھ مشابہت نصیب ہوتی ہے اور انسانی ہمدردی' غریبوں کی خیر خواہی' ناداروں سے شفقت اور کمزوروں کی دستگیری جیسے اعلیٰ انسانی اخلاق نکھر جاتے ہیں اور یہی تمام مقاصد ہیں نزول قرآن کے۔ ☆☆

مفتی محمد جمیل خانؒ اور مولانا نذیر احمد تونسویؒ کی شہادت

بخاریؒ کا گلشن اداس ہے

مولانا محمد علی صدیقی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مفتی محمد جمیل خانؒ اور مولانا نذیر احمد تونسویؒ کو ۹/ اکتوبر کی شام دن دہاڑے مفتی محمد جمیل خانؒ کے گھر کے سامنے ظالم درندوں نے کسی تیسری طاقت کے اشارہ پر گولیوں سے بھون ڈالا۔ یوں سمجھئے کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت دو سرگرم حضرات سے محروم ہوئی۔ اس واقعہ کی جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔ اس واقعہ کی اطلاع راقم الحروف کو لاڑکانہ میں مولانا حفیظ الرحمن فیض اور قاری بشیر احمد میرپور خاص والوں کے فون سے ملی۔ جیسے ہی یہ خبر خبر رساں ادارے نے چلائی تو پورے ملک میں سوگواری کی کیفیت پیدا ہوگئی۔ دفتر ختم نبوت کراچی اور بنوری ٹاؤن کے پوری دنیا سے رابطہ کا تسلسل شروع ہوگیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری بذریعہ ملتان ہوائی جہاز سے کراچی پہنچے۔ مولانا نذیر احمد تونسویؒ کی تدفین ان کے آبائی گاؤں بستی رستمانی ضلع تونسہ میں ہوئی۔ مولانا نذیر احمد تونسوی کی میت صبح چار بجے ایئرپورٹ روانہ کی گئی۔ مفتی محمد جمیل خانؒ کی تدفین بعد نماز ظہر حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ اور مفتی نظام الدین شامزی شہیدؒ کے سرہانے کی جانب ہوئی۔ مولانا نذیر احمد تونسویؒ کی پہلی نماز جنازہ رات سوا تین بجے بنوری ٹاؤن میں ادا کی گئی جو ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے پڑھائی۔ دوسری نماز جنازہ ان کے گاؤں میں ان کے برادر اصغر مولانا شبیر احمد تونسوی نے پڑھائی۔ خاندان کے افراد اور جماعتی رفقاء میں قابل ذکر مولانا بشیر احمد' کراچی سے مولانا محمد طیب لدھیانوی' مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی نماز جنازہ میں شریک ہوئے۔ مفتی محمد جمیل خانؒ کی نماز جنازہ میں ہزاروں افراد شریک تھے۔ حضرت مولانا فضل الرحمن نے تعزیتی الفاظ ارشاد فرمائے لیکن ان الفاظ میں غم کا عنصر غالب تھا۔ ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر نے مفتی محمد جمیل خانؒ کی نماز جنازہ پڑھائی' تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے حضرات نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری' مولانا محمد اکرم طوفانی' مولانا احمد میاں حمادی' صاحبزادہ طارق محمود' مولانا محمد نذر عثمانی اور کراچی دفتر کے دیگر احباب شریک رہے۔ جہاں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے احباب غمزدہ اور صدمہ سے نڈھال تھے' وہاں احباب بنوری ٹاؤن' اقراء روضۃ الاطفال' ختم نبوت حج گروپ کے افراد کی بھی یہی حالت تھی۔ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ مفتی محمد جمیل خانؒ کا صدمہ دیگر صدمات سے بھاری ہے' اس لئے کہ اس سے قبل کے صدمات پر دلاسہ دینے کیلئے مفتی محمد جمیل خان موجود تھے لیکن اب ایسی خوبی والا فرد موجود نہیں۔ پورے ملک میں تعزیتی اجلاس منعقد ہوئے جبکہ ملک بھر سے تعزیتی وفود کی آمد کا سلسلہ جاری ہے۔ نماز جنازہ میں اس صدمہ کے باوجود احباب نے صبر کا دامن نہ چھوڑا' چند شرپسند عناصر نے شرارت کرنے کی کوشش کی لیکن اب حالات نے لوگوں کو سمجھا دیا ہے کہ ایسے واقعات فرقہ واریت نہیں بلکہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے تحت کئے جارہے ہیں' جو کفر کی غلامی اور قادیانیت و یہودیت کو اس ملک پر مسلط کرنا چاہتا ہے' وہ جب اور جس وقت جس کو چاہے اپنا ٹارگٹ بنالے اور ملک میں اس کو فرقہ واریت کا نام دے' یہ پلان اتنی تیزی سے کام کررہا ہے کہ پہلے سیالکوٹ کا واقعہ ہوا' ملک کے تمام مکاتب فکر نے اس کی مذمت کی' اس پلان کو بنانے والوں نے دیکھا کہ کہیں ہماری سازش بے نقاب نہ ہوجائے' چنانچہ ملتان کا واقعہ کرایا اور پھر اس واقعہ کو مزید بھڑکانے کے لئے کراچی کا واقعہ کردیا' جب دیکھا کہ سازش کامیاب نہیں ہوئی تو اگلے دن لاہور میں بم دھماکہ کروادیا' دیا۔ بہرحال سچی بات یہ ہے کہ مفتی محمد جمیل خانؒ اور مولانا نذیر احمد تونسویؒ کے جانے سے گلشن بخاری' گلشن بنوری اداس ہے۔ اللہ تعالیٰ ان شہدائے کرام کو کروٹ کروٹ جنت فردوس عطا فرمائے' ان کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

مفتی محمد جمیل خانؒ اور مولانا نذیر احمد تونسویؒ کی شہادت

تعزیتی خبریں اور بیانات

مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت کو فرقہ واریت کا رنگ دینے والے غدار ہیں: علامہ احمد میاں حمادی

ٹنڈو آدم (رپورٹ: مفتی محمد طاہر مکی) مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت کو فرقہ واریت کا رنگ دینے والے غدار ہیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت صوبہ سندھ کے امیر‘ ممتاز عالم دین اور شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید کے خلیفہ مجاز علامہ احمد میاں حمادی نے دفتر ختم نبوت ٹنڈو آدم میں تعزیتی اجلاس سے خطاب کے دوران کیا۔ اس اجلاس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ علامہ محمد راشد مدنی‘ مفتی محمد طاہر مکی‘ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ٹنڈو آدم کے امیر حکیم حفظ الرحمٰن‘ ناظم اعلیٰ محمد اعظم قریشی‘ ماسٹر محمد سلیم مدنی‘ محمد عمران کے کے‘ انجمن طلبہ مدارس ختم نبوت کے سربراہ حافظ محمد زاہد حجازی‘ جنرل سیکریٹری حافظ وسیع الدین انڈھڑ‘ حافظ محمد طارق حمادی‘ شبان ختم نبوت کے امیر مولانا بہاؤالدین زکریا‘ محمد محرم علی راجپوت‘ رانا مختیار اشرف قریشی‘ حافظ فرقان بسطامی نے بھی خطاب کیا۔ صوبائی امیر علامہ احمد میاں حمادی نے اپنے خطاب میں کہا کہ مولانا ڈاکٹر حبیب اللہ مختار‘ مفتی عبدالسمیع انڈھڑ‘ مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید‘ مفتی نظام الدین شامزی شہید سے لے کر مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت تک قاتلوں کے تانے بانے قادیانیوں سے جا ملتے ہیں کیونکہ حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے دور ہی سے جامعہ بنوری ٹاؤن کا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ گہرا تعلق و ربط ہے۔ سوائے بنوری ٹاؤن کے پورے ملک کے کسی مدرسہ میں یہ دستور نہیں کہ اس مدرسہ سے فارغ ہونے علماء کرام کو ایک ہفتہ مسلسل فتنہ قادیانیت سے متعلق رد قادیانیت کورس کرنا ہوتا ہے۔ یہ تمام باتیں اس بات کا بین ثبوت ہیں کہ اس مدرسہ کے علماء بالخصوص وہ علماء جو تحریک ختم نبوت کے روشن ستارے ہیں اور شہید ہوئے ہیں ان کی شہادت میں قادیانی ہی ملوث ہو سکتے ہیں۔ حکومت فی الفور مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے قاتلوں کو گرفتار کرے ورنہ احتجاج کی صورت میں عوام کا شدید ردعمل سامنے آسکتا ہے۔ ان کی شہادت میں قادیانیوں کے ملوث ہونے کو خارج از امکان قرار نہیں دیا جا سکتا۔

حکومت مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر علماء کے قاتلوں کو بے نقاب کرے: علمائے کرام

گولارچی (طارق محمود) حکومت مفتی محمد جمیل خان‘ مولانا نذیر احمد تونسوی اور دیگر علمائے کرام کے قاتلوں کو بے نقاب کرے۔ ان خیالات کا اظہار ضلع بدین اور ضلع میرپور خاص کے علمائے کرام نے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی المناک شہادت کے واقعہ کے حوالے سے کیا۔ علمائے کرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے امیر حکیم مولوی محمد عاشق نقشبندی‘ مولانا شان اسلام‘ مولانا عبدالواحد کھٹی‘ مولانا محمد ابراہیم صدیقی‘ مولانا محمد رمضان‘ مولانا گل حسن‘ مولانا عبدالحق‘ مولانا محمد حسین حسینی‘ محمد اعجاز سنگھانوی‘ مولانا حافظ محمد زبیر احمد‘ مولانا عبدالستار چاوڑا‘ مولانا عبدالحمید‘ محمد عبداللہ آرائیں‘ ضلع میرپور خاص سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ذمہ دار مولانا شبیر احمد کریالوی‘ مولانا حفظ الرحمٰن فیض‘ مولانا عبدالحفیظ سیال‘ مولانا عبداللہ‘ مولانا حنیف‘ مولانا محمد اشرف علی‘ مولانا عبیداللہ انور‘ سید محمد رضی‘ مولانا حبیب الرحمٰن‘ ڈاکٹر محمد اقبال جمن‘ ڈاکٹر محمد رفیق ملک‘ حافظ محمد طاہر‘ مولانا محمد شیراز‘ مولانا قاری محمد خورشید‘ مولانا غلام مصطفیٰ‘ مولانا

غزالی، حافظ محمد شریف، حافظ عبدالعزیز، قاسم خانی، حافظ محمد نسیم، حافظ عبدالعزیز کمبوہ، حافظ محمد دین، محمد عمران، ماجد بھائی، مولانا عبدالستار آرائیں، کنری سے مولانا امان اللہ تونسوی، مولانا عبدالغفار بھان، مولانا عبدالغفور قاسمی، مولانا محمد عارف میاں، عبدالواحد، محمد حنیف مغل، مولانا ریاض احمد ارائیں، مٹھی سے مولانا محمد موسیٰ ورس، مولانا تاج محمد سومرو، مولانا احمد علی صوفی، ساجد علی، مولانا مفتی محمد اکرم، عمرکوٹ سے مولانا محمد ہاشم، مولانا عبدالرحمٰن جمال، مولانا عبیدالرحمٰن نے اس واقعہ کی شدید مذمت کی۔ علمائے کرام نے اس عزم کا اظہار کیا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت جو فیصلہ کرے گی ہم اس پر لبیک کہیں گے۔

شہیدان ختم نبوت مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے قاتل چین کی زندگی نہیں گزار سکیں گے: علماء

چیچہ وطنی (نمائندہ خصوصی) علمائے کرام اور دینی رہنماؤں کو شہید کر کے مدارس و مساجد پر کنٹرول حاصل کرنے کی بیرونی سازشیں ناکام ہوں گی۔ حکومت دہشت گردی کے واقعات کی روک تھام کے لئے قانون پر عملدرآمد کو یقینی بنائے۔ غیر ملکی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے دہشت گردی کی آڑ میں اسلام کو بدنام کیا جا رہا ہے۔ شہیدان ختم نبوت مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے قاتل چین کی زندگی نہیں گزار سکیں گے۔ ان خیالات کا اظہار ضلع ساہیوال کے علمائے کرام اور مذہبی جماعتوں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، مجلس احرار اسلام، جمعیت علمائے اسلام کے رہنماؤں قاری عبدالجبار، مولانا عبدالستار، قاری سعید ابن شہید، محمد اسلام بھٹی، مولانا محمد ارشاد، مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی، قاری زاہد اقبال، حاجی محمد ایوب، مولانا منظور احمد، مولانا کفایت اللہ حنفی، حافظ محمد اصغر عثمانی، حافظ حبیب اللہ چیمہ، قاری محمد قاسم، مولانا احمد ہاشمی، مولانا عبدالباقی، مفتی ذکاء اللہ سمیت مختلف مدارس و مساجد کے خطباء نے اپنے الگ الگ تعزیتی بیانات میں کیا۔ علاوہ ازیں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی دفتر میں ایک تعزیتی اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے مبلغ ختم نبوت مولانا عبدالحکیم نعمانی نے کہا کہ مفتی محمد جمیل خان ایک انجمن اور ایک تحریک کی حیثیت رکھتے تھے۔ سامراج کے پروردہ منکرین ختم نبوت کی ریشہ دوانیوں کو گہری نظر سے دیکھتے ہوئے تحریر و تقریر کے ذریعے بے نقاب کرتے رہے۔ فرقہ واریت اور مسلکی اختلافات سے بالاتر ہو کر اتحاد امت کے داعی اور منادی تھے۔ انہوں نے کہا کہ مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی شہید نے ساری زندگی ناموس رسالت کے تحفظ کے لئے وقف کر رکھی تھی اندرون و بیرون ملک فتنہ قادیانیت کا تعاقب کرنے کے لئے دینی، سیاسی، صحافتی اور سماجی انداز میں جدوجہد میں اپنی زندگی صرف کرتے ہوئے دنیا سے رخصت ہو گئے لیکن باطل کے سامنے سر تسلیم خم نہیں کیا۔ حافظ حبیب اللہ چیمہ نے کہا کہ سانحہ کراچی فرقہ واریت نہیں بلکہ عالمی قوتوں کے اس ایجنڈے کا حصہ ہے جس میں آئندہ چند برس میں کراچی کے علمائے کرام اور دینی قوتوں کو ختم کر کے اسے انٹرنیشنل لبرل اور ماڈریٹ سٹی بنایا جا سکے۔ ان حالات میں مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید، مفتی نظام الدین شامزی شہید اور مفتی محمد جمیل خان شہید جیسے لوگ سب سے بڑی رکاوٹ تھے، لیکن اس طرح کے واقعات اور شہادتیں ہمارا راستہ نہیں روک سکتیں، اگر ایسا ہوتا تو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی وفات کے بعد دینی تحریکوں کا وجود ختم ہو چکا ہوتا۔

مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت میں ایجنسیاں ملوث ہیں: علمائے کرام

گمبٹ (پ ر) گمبٹ میں گزشتہ دنوں ایک تعزیتی و ختم القرآن پروگرام منعقد ہوا جس کی صدارت ولی کامل عالم باعمل حضرت مولانا عبدالکریم کھڑو صاحب نے کی۔ تعزیتی اجلاس کی شروعات تلاوت کلام پاک سے ہوئی جس کی سعادت حافظ ظہور احمد کو حاصل ہوئی، تعزیتی پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے جمعیت علمائے اسلام کے رہنما حضرت مولانا محمد رمضان کھوسو نے خصوصی طور پر شرکت کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ

ABDULLAH SATTAR DINA
& SONS JWEELLERS
عبداللہ ستار ڈینا اینڈ سنز جیولرز
Gold, Silver, Sellers & Order Suppliers
Shop: 85,Kundan Street, Sarafa Bazar,
Mithader, Karachi. Ph: 7514972-7531133

کراچی میں نامور عالم دین مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کی شہادت میں حکومت اور ان کی ایجنسیاں ملوث ہیں' پرویز مشرف امریکا کے کہنے پر مسلمانوں پر ظلم و ستم کر رہا ہے' مگر ہم اس کو وارننگ دینا چاہتے ہیں کہ علمائے کرام کا خون کبھی بھی رائیگاں نہیں جائے گا' ان کے خون کا حکام کو حساب دینا پڑے گا۔ انہوں نے کہا کہ اللہ پاک نے شہادت ہمیں ورثے میں دی ہے کیونکہ شہید کے خون کا قطرہ گرتے ہی اللہ پاک کا اس کو دیدار نصیب ہوتا ہے۔ اجلاس سے مولانا نعمت اللہ' حکیم عبدالواحد بروہی' عبدالسمیع شیخ' عبداللطیف شیخ' حافظ عبدالقیوم' حافظ عبدالصمد نے اپنے ایک مشترکہ بیان میں کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گزشتہ ایک صدی سے عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ اور منکرین ختم نبوت' اسلام دشمن قادیانیوں کی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے مصروف عمل ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہ واحد جماعت ہے جو امن کی علمبردار رہی ہے۔ مسلمانوں کے دین کی حفاظت اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ناموس کی حفاظت اور اس کی عظمت و سربلندی اس جماعت کا مشن ہے۔ اس موقع پر شہید ہونے والے بزرگوں مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی شہید کو ان کی خدمات پر زبردست خراج تحسین پیش کیا گیا۔ آخر میں حضرت مولانا عبدالکریم کھڑو صاحب نے دعا کرائی کہ اللہ تعالیٰ ان شہداء کی روحوں کا اعلیٰ علیین میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ دریں اثنا گمبٹ میں گزشتہ دنوں ایک ہنگامی اجلاس ہوا جس کی صدارت حکیم عبدالواحد بروہی صاحب نے کی۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ کراچی میں نامور عالم دین مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کو فائرنگ کر کے شہید کیا گیا جو حکومت کی نااہلی کا منہ بولتا کھلا ثبوت ہے۔ جو علمائے کرام امت واتحاد کا درس دیتے ہیں ان کو چن چن کر شہید کیا جاتا ہے' ہر آدمی اچھی طرح سمجھتا ہے کہ علمائے دین حکمرانوں سے زیادہ دین کے خیر خواہ ہیں' حکومت علمائے کرام کے تحفظ میں بری طرح ناکام ہو چکی ہے۔ اجلاس سے خطاب کرتے ہوئے پریس سیکریٹری عبداللطیف شیخ نے کہا کہ مفتی محمد جمیل خان' مولانا نذیر احمد تونسوی کو شہید کر کے بے دین قوتوں نے اسلام کا راستہ روکنے کی کوشش کی ہے اور کراچی کے علمائے کرام کو خبردار کیا ہے کہ وہ اپنی دینی سرگرمیوں کو محدود کریں مگر علمائے کرام نے فیصلہ کیا ہے کہ موت کا ایک دن مقرر ہے' ہم اپنے اسلامی فریضے سے کسی بھی صورت غفلت کا مظاہرہ نہیں کریں گے۔ حکومت کو چاہئے کہ فوری طور پر استعفیٰ دے۔ اجلاس میں حکومت سے مطالبہ کیا گیا کہ مفتی محمد جمیل خان اور مولانا نذیر احمد تونسوی کے قتل کی تحقیقات کے لئے ایک عدالتی کمیشن قائم کیا جائے۔

مولانا عبدالعزیز جتوئیؒ کی وفات پر رہنماؤں کی تعزیت

کوئٹہ (رپورٹ: حافظ خادم حسین گجر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے مبلغ مولانا عبدالعزیز جتوئیؒ کی وفات پر جمعیت علمائے اسلام پاکستان کے مرکزی نائب امیر متحدہ مجلس عمل کے پارلیمانی لیڈر حضرت مولانا حافظ حسین احمد جمعیت علمائے اسلام کوئٹہ کے امیر رکن قومی اسمبلی حضرت مولانا نور محمد صوبائی وزیر بلدیات حافظ حسین احمد شرودی' جماعت اسلامی بلوچستان کے جنرل سیکریٹری عبدالمتین اخوند زادہ اور جماعت اسلام کے صوبائی امیر مولانا عبدالحق ہاشمی' جماعت اسلامی پاکستان کے مرکزی نائب امیر مولانا عبدالحق بلوچ' مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے امیر حضرت مولانا عبدالواحد صاحب مرکزی جامع مسجد کے خطیب قاری انوار الحق حقانی' مولانا قاری عبدالرحیم رحیمی' مولانا قاری عبداللہ منیر' قاری محمد حنیف' شیخ الحدیث مولانا عبدالباقی' مولانا قاری مہر اللہ' حاجی سید شاہ محمد آغا' حاجی تاج محمد فیروز' خلیل الرحمن' حاجی نعمت اللہ' حاجی زاہد رفیق' حاجی عارف محمود بھٹی' حاجی سراج الدین آغا' قاری محمد شریف' حافظ محمد حنیف' قاری محمد شریف رحیمی' لورالائی حاجی غلام حیدر ژوب' حاجی محمد اکبر ژوب' عبدالقدوس' قاری اللہ بخش ساجد' عبدالسمیع' عبدالمجید' غلام یٰسین آصف' محمد شفیق' محمد حنیظ' محمد امین اور دیگر احباب نے تعزیت کی۔

عبدالخالق گل محمد اینڈ سنز
دکان نمبر N-91 صرافہ بازار میٹھادر کراچی
فون: 745573

قرآن مقدس

حضرت مولانا نسیم احمد غازی مظاہری

جہاں میں سب کتابوں سے بھلا قرآن ہوتا ہے
اسے پڑھنے سے رب راضی خفا شیطان ہوتا ہے

کتابوں میں صحیفوں میں کلام اللہ افضل ہے
یہی بہتر یہی برتر عظیم الشان ہوتا ہے

اساس دین و مذہب روح ایماں ہے کلام اللہ
امام انس و جاں و پیشوا قرآن ہوتا ہے

یہی جان جہاں ہے جان ایمان و یقیں بھی ہے
کلام پاک ہی سرمایۂ ایمان ہوتا ہے

یہ باب رحمت حق ہے کتاب دین برحق ہے
اسی سے عارف حق صاحب ایمان ہوتا ہے

جو روح عالم و جانِ قلوب اہل ایمان ہے
یقیناً وہ کلام حضرت رحمان ہوتا ہے

یہ قرآن مقدس داعیٔ حق و صداقت ہے
یہی حق و صداقت پر قوی برہان ہوتا ہے

عموماً معجزے وقتی رہے ہیں سارے نبیوں کے
سدا جو معجزہ باقی ہے وہ قرآن ہوتا ہے

یہ قرآن درمیان حق و باطل قول فیصل ہے
یہی نور مبین حق یہی فرقان ہوتا ہے

وہی آباد دل ہے جس میں قرآن مقدس ہو
کلام اللہ سے محروم دل ویران ہوتا ہے

کلام پاک سے وابستگی مومن ہی رکھتا ہے
جو اس سے بے رخی کرتا ہے نافرمان ہوتا ہے

قرآن پاک سے غفلت کا پھل ہے ذلت و پستی
اور اس کا حامل و عامل عظیم الشان ہوتا ہے

کلام پاک وجہ راحت و عزت ہے دنیا میں
نجات اُخروی کا بھی یہی سامان ہوتا ہے

دلوں میں مومنوں کے کردیا محفوظ قرآں کو
مسلمانوں پہ رب کا کس قدر احسان ہوتا ہے

ہر اک انسان کی قسمت جداگانہ ہے دنیا میں
مقدر کا سکندر حامل قرآن ہوتا ہے

عجب تاثیر ہوتی ہے تلاوت جب وہ کرتا ہے
جو قاری متقی ہوتا ہے خوش الحان ہوتا ہے

وہی خوش بخت ہوتا ہے رسول اللہؐ کا وارث
خدا کے فضل سے جو عالمِ قرآن ہوتا ہے

اسی کی زندگی ہے لائق صد رشک دنیا میں
جسے فیضان علم و حکمتِ قرآن ہوتا ہے

ملے گا حشر میں اس کو تاج نورانی
کسی کا لخت دل گر حافظ قرآن ہوتا ہے

سعادت مند و دانا ہے زمانے میں وہی
جو قرآن پر دل و جاں سے سدا قربان ہوتا ہے

منادی جس نے ہستی اپنی قرآن کی اشاعت پر
وہی افضل وہی اعلیٰ وہی ذیشان ہوتا ہے

امین علم قرآن ہے مکرم نوں عالم میں
اسی اکرام اس کا فرض انس و جان ہوتا ہے

بہار جنت فردوس کا وارث وہی ہوگا
جسے حاصل کلام اللہ کا فیضان ہوتا ہے

نبیؐ کی زندگی تفسیر قرآن مقدس ہے
نبیؐ کا مقتدی ہی پیرو قرآن ہوتا ہے

کوئی مومن رہ حق سے کبھی بھی ہٹ نہیں سکتا
ہر اک مومن کا سچا رہنما قرآن ہوتا ہے

کسی کا رہنما کوئی کسی کا پیشوا کوئی
ہمارا رہنما اے دوستو قرآن ہوتا ہے

یہ قرآن مقدس ہے کتاب سیرت احمد
اسی سے حق تعالیٰ کا صحیح عرفان ہوتا ہے

عدوٗ یہ چاہتا ہے کہ کلام اللہ مٹ جائے
محافظ اس کا خود ہی حضرت رحمان ہوتا ہے

کلام اللہ کی برکت سے مومن کی حفاظت ہے
فنا قہر خدا سے دشمن قرآن ہوتا ہے

کتاب اللہ کو سیکھو سکھاؤ اے مسلمانو
جہاں میں سب سے بہتر صاحب قرآن ہوتا ہے

کلام اللہ کی خدمت پہ ہستی کو مٹا غازیؔ
اسی رہ سے حصولِ رحمت و رضوان ہوتا ہے

REGD. NO. SS-160

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے تعاون

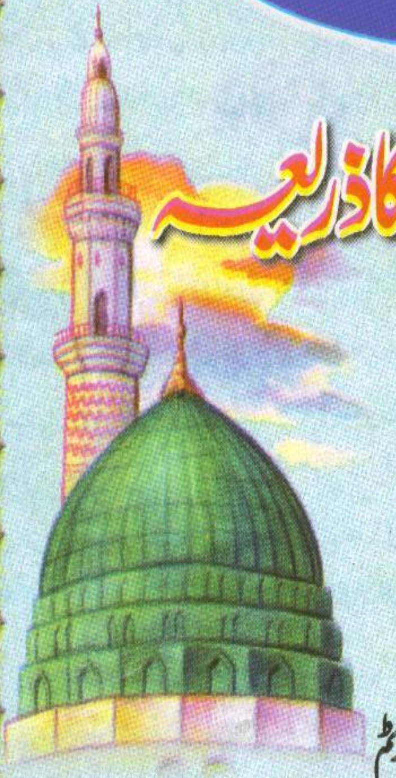

شفاعتِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ذریعہ

- پوری دنیا میں قادیانیت کا تعاقب
- قادیانیوں کو دعوتِ اسلام
- سینکڑوں مبلغین کے ذریعہ قادیانی سرگرمیوں کا سدباب
- عدالتوں میں قادیانیت کے متعلق مقدمات کی پیروی
- سینکڑوں مساجد و مدارس کے ذریعہ مبلغین کی تیاری
- دفاترِ ختم نبوت، دارالتصنیف اور لائبریریوں کا قیام
- قادیانیت سے تائب ہونے والے مسلمانوں کی نگہداشت
- ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعہ قادیانیت کا قلمی پوسٹ مارٹم

ان تمام صدقاتِ جاریہ میں شرکت کے لئے

زکوٰۃ، صدقات، خیرات، فطرہ، عطیات عالمی مجلس تحفظِ ختمِ نبوت کو عنایت فرمائیں

ترسیلِ زر کا پتہ

دفتر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 514122-583486 فیکس: 542277

اکاؤنٹ نمبر: 3464 یو بی ایل حرم گیٹ برانچ، ملتان۔

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی

فون: 7780337 فیکس: 7780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ

نوٹ، مجلس کے مرکزی دفاتر میں رقوم جمع کرا کے مرکزی رسید حاصل کر سکتے ہیں

نوٹ، رقم دیتے وقت مد کی صراحت ضروری ہے تاکہ شرعی طریقے سے مصرف میں لایا جاسکے

اپیل کنندگان:

(مولانا) خواجہ خان محمد
امیر مرکزیہ

سید نفیس الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

(مولانا) عزیز الرحمٰن
ناظم اعلیٰ